آزمائش
از عروبہ مسعود
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

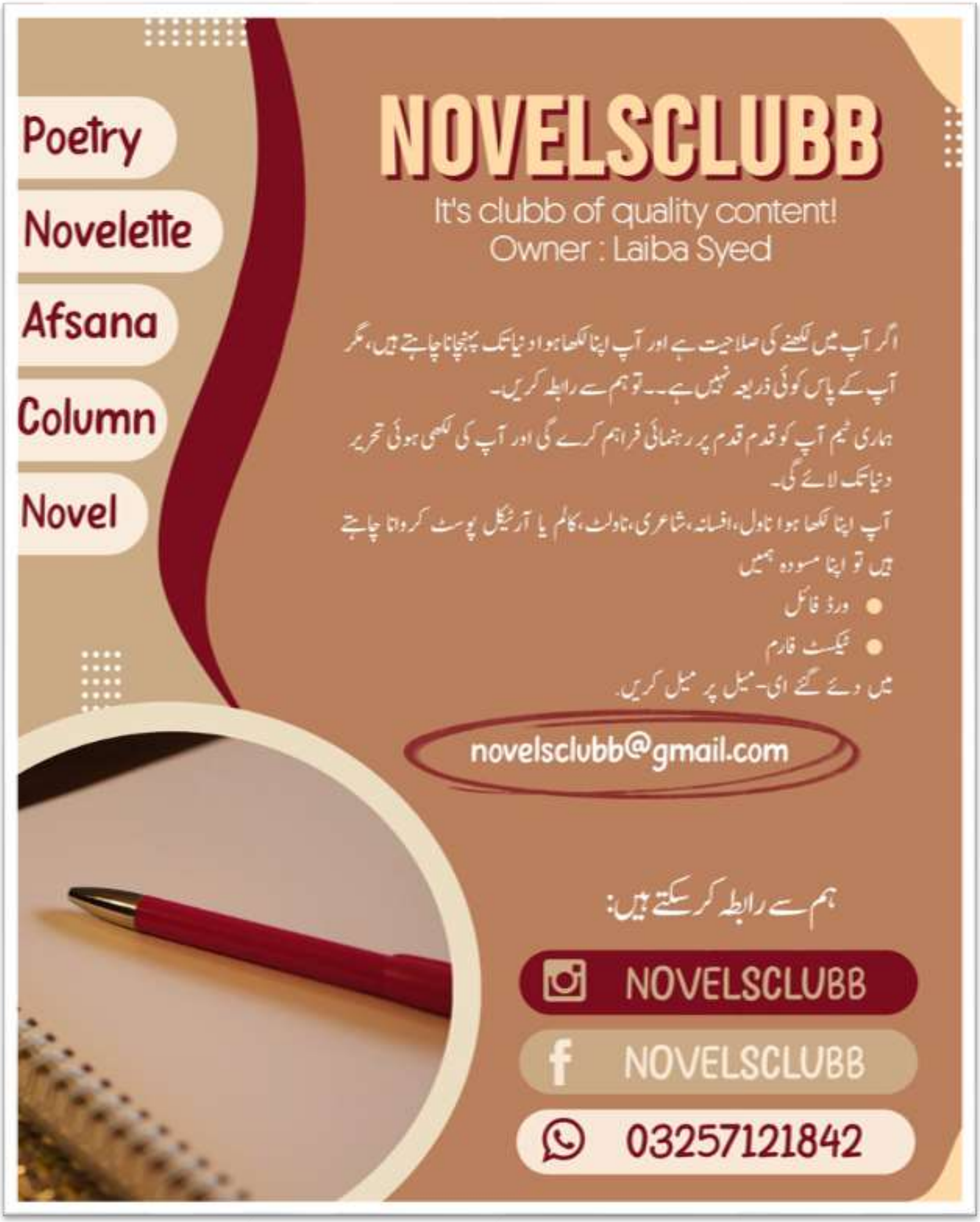
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آزمائش

از قلم

عروبہ مسعود

www.novelsclubb.com

آزمائش

بقلم عروبہ مسعود

خلاصہ:

آزمائش تو آئے گی ہر شخص کی زندگی میں۔ لیکن اس میں سرخرو ہونے کے لیے اللہ کی ذات پہ یقین اور توکل ہونا چاہیے۔

ہمارے معاشرے میں ہراسمنٹ اب معمول کی بات ہے۔ لیکن اس پر خاموش ہونا اور کسی گھر کے فرد کو بھروسے میں نا لینا اپنے

آپ کے ساتھ ظلم ہے۔

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَـوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ‌ؕ - وَبَشِّرِ
الصّٰبِرِيۡنَ (155)

اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی "
" کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔

رات کا اندھیرا ہر سو چھایا تھا۔پرندے اپنے گھونسلوں میں تھے۔سانپ بِل سے نکل آئے تھے۔آسمان سیاہ تھا۔اسی سیاہی کا فائدہ اٹھاتے لوگ برے کام کررہے تھے۔تو کچھ رات کی سیاہی میں نور کی چادر اوڑھے اللہ کی حمد بیان کررہے تھے۔رات سب کے لیے سیاہ نہیں ہوتی۔صرف ان کے لیے ہوتی ہے جن کے دل میں کھوٹ ہوتا ہے۔جن کے دل میں ایمان ہو ان کے لیے نعمت ہوتی ہیں۔

ایسے میں تمہیں لے چلتے ایک ایسی چھت کے نیچے جہاں کے لوگ رات کی گہرائی میں نور کی تلاش میں تھے۔وہ جائے نماز میں دعا کرنے بیٹھی تھی۔ہاتھ اٹھائے تو لب نا ہلے۔آنکھوں سے اشک رواں تھا۔دل کی تکلیف نے شدت اختیار کی۔وہ آنکھیں موندھ گئی۔ کانوں میں آوازیں گونجی،دعا کے لیے اٹھے۔ہاتھ کپکپائے۔ گزرے منظر بند آنکھوں کے پیچھے لہرائے،دل میں تکلیف بڑھی تو وہ سجدے میں گر شدت سے رو دی۔آوازیں تھیں کہ بند نہیں ہو رہی تھیں۔

" تم ایسا کر کیسے سکتی ہو۔۔۔؟؟ "

یااللہ"لرزتی آواز نکلی۔"

"امی! اسے میرے سامنے سے بھیج دیں۔ورنہ میں کچھ غلط کر بیٹھوں گا۔ "

بسسس۔۔۔"وہ کانوں میں ہاتھ رکھ گئی۔"

لیکن ماضی بہت ظالم ہوتا ہے۔اس وقت وار کرتا ہے جب انسان تکلیف میں ہوتا ہے۔اور تب تک وار کرتا ہے جب تک انسان ٹوٹ کر بکھر نا جائے۔

www.novelsclubb.com

"میں ارمان ملک اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں۔۔۔۔ "

بسسسسس۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔یا میرے اللہ۔۔۔۔"وہ چیخی اور بالآخر جائے نماز میں ہی روتے روتے سو گئی۔

مجھ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی آپا۔"ناہید اپنی بہن آسیہ کو دیکھتی بولی۔دکھ ان کے لہجے سے واضح تھا۔آسیہ سے سر جھٹکا۔

تو،سب کیا دھرا ابھی اسکا ہے۔"وہ تنفر سے بولیں۔ناہید کو حیرت کا جھٹکا لگا۔وہ اپنی بہن کو دیکھ کر رہ گئیں۔

آپ کو بھی وہی قصوروار لگتی ہے؟حیرت ہے!"ان کی آواز کافی دیر بعد آئی تھی۔ "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا تھا اگر وہ یہ سب نا کرتی۔ کیا جاتا اس کا اگر وہ ہماری عزت کی خاطر برداشت کر جاتی۔ کیا " جاتا اس کا ناہید، کیا جاتا؟" وہ تو پھٹ پڑی تھیں۔

جان!" آسیہ کی سانس رک گئی۔ لیکن صرف ایک پل کو۔ لیکن زبان کو چپ لگ گئی۔ لیکن " ناہید اب بھی کہہ رہی تھیں۔

جان جاتی اس کی آپا۔ وہ برداشت تھا آپ کو لیکن یہ نہیں، کمال ہے۔" آخر میں ان کا لہجہ نا " چاہتے ہوئے بھی تلخی لے آیا۔

میری بات سنو تم اگر اس سے اتنی ہمدردی ہے تو جاؤ لے جاؤ اسے یہاں سے۔ ویسے بھی اسے میں اپنے گھر میں نہیں رکھوں گی۔ جو اپنے ہی شوہر کو قاتل کہے۔" ناہید کو ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا۔ وہ اپنی بیٹی کو گھر سے نکال رہی تھیں۔

" آپ کو معلوم بھی ہے آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ اپنی بیٹی کو گھر سے نکال رہی ہیں؟ "

ہاں۔ اور وہ میری اولاد نہیں ہے بلکہ وہ میری سوتیلی اولاد ہے۔ اور زمانہ گواہ ہے سوتیلوں " کے سلوک سے۔" اب وہ مطمئن تھیں۔ لیکن اب اب بھی دل میں لگی تھی۔

سوتیلوں کے سلوک کا تماشا دیکھنے والے ایک دن خود تماشا بنتے ہیں یہ بات یاد رکھیئے گا۔" "کہہ کر وہ اندر کی سمت بڑھنے لگیں کہ انچل لہراتا نظر آیا۔اور وہ سانس لے کر رہ گئیں۔وہ سب سن چکی تھی۔

تم میرے ساتھ رہ لو کچھ دن نورِ صباح!"اس نے خاموش نہروں سے اپنی خالہ کو دیکھا۔"دل بہل جائے گا تمہارا۔"وہ نظریں چرا کر کہہ گئیں۔سچ کیا تھا دونوں ہی واقف تھے۔

ٹھیک ہے۔آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔دل بہل جائے گا میرا۔"کبھی کبھی سچ سے منہ موڑنا " فرض کو جاتا ہے۔جب سچ تلخ ہو اور منہ پہ تھپڑ مار رہا ہو۔تو سچ سے منہ موڑ لینا انسان کی مجبوری بن جاتا ہے۔

میں سامان پیک کر لوں خالہ۔پھر چلتے ہیں۔"وہ بھی کچھ نا بولیں۔بس ہاں میں سر ہلا دیا۔ "

شہر لاہور کی آب و ہوا خوشگوار تھی۔ لیکن اسے سارا لاہور پھیکا لگ رہا تھا۔ جیسے سارا لاہور سوگ میں نہایا ہو۔ اسے اس وقت اپنی بہن بہت یاد آئی تھی۔ آیا تو یاد کوئی اور بھی تھا۔ لیکن اسکے بارے میں سوچ آتے ہی نفرت آنکھوں میں بھر جاتی تھی۔

ناہید کا گھر ڈیفنس کالونی میں تھا۔ وہ ان کے ساتھ ہی گاڑی سے اتری تھی۔ ہاتھ سے بیگ گھسیٹتے وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے۔

تم یہیں رکھ دو زبیدہ چھوڑ آئے گی کمرے میں۔" وہ ناہید کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ گئیں۔ "

فریش ہونا ہے تو کمرے میں چلی جاؤ۔" اسے خاموش دیکھ کر وہ بھی خاموش ہو گئیں۔ بہت " دیر دونوں کے درمیان خاموشی کا راج تھا۔ پھر وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔ ناہید نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا۔

کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پہ لیٹ گئی۔ آنکھیں ویران، چھت کو گھورتی ہوئیں۔ اسے آگے کا لائحہ عمل تیار کرنا تھا۔ سوچتے ہی آنکھیں بھاری ہونے لگیں۔ نیند نے حملہ کیا تو وہ سو گئی۔ کبھی کبھی سخت کام کرنے سے پہلے گہری بھرپور نیند کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

روز کی طرح صبح طلوع ہوئی لیکن آج کی صبح میں کچھ خاص بات تھی۔ وہ اپنا بیگ کندھے پہ لٹکائے نیچے آئی۔

آجاؤ نور ناشتہ کر لو۔ "کالا عبایا، کالا ہی حجاب پہنے اس نے بیگ اور نقاب پٹی کو کرسی پہ رکھا" اور ناشتہ کرنے بیٹھ گئی۔ ناہید اسکی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہی تھیں۔ وہ سپاٹ چہرہ لیے ناشتہ کر رہی تھی۔

کہاں جا رہی ہو؟ "ناشتہ کرتے انہوں نے اسے دیکھتے سوال کیا۔ "

بوتیک جا رہی ہوں۔ کافی دنوں سے گئی نہیں ہوں اور ویسے بھی پتہ نہیں وہاں سب کیسا چل رہا ہوگا!" مصروف سی آواز تھی۔

" اچھی بات ہے۔ بہت گھر بیٹھ لیا تم نے۔ کیا نور ایسی تھی؟ "

نور کبھی بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔" ایک ایک لفظ پہ زور دیتی وہ ناشتہ کرتی اٹھ گئی۔ "

اور یہ بات سب سمجھ جائیں گے کیونکہ میں اب واقعی یوں بیٹھی نہیں رہ سکتی۔" نقاب پٹی لگائے وہ باہر نکل گئی۔

ناہید نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔ آنکھوں کی چمک اب ویسی نہیں تھی اسکی۔ وہ اسے اٹھا ہوا دیکھنا چاہتی تھیں۔ وہ اسکی خالہ بعد میں دوست پہلے تھیں۔

کشادہ کمرے میں ہر چیز نفاست سے اپنی جگہ پڑی تھی۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔ کہ تبھی مسز حسن اندر داخل ہوئیں۔

امی میں آرہا تھا۔ آپ بیٹھیں جا کہ۔۔۔" انہیں ایک نظر دیکھتے وہ بولا۔ "

تم تیاری میں بہت وقت لگاتے ہو احتشام! کب سے انتظار کر رہی ہوں ناشتے پہ۔" وہ خفا سی " ہو کر بولی۔

آگیا امی۔ وہ کال آگئی تھی بس امپورٹنٹ۔۔۔" اب وہ دونوں ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ "

اپنے لیے بیوی لے آؤ پھر وہی تمہیں وقت کی قدر کرنا سکھائے گی۔" کرسی پہ بیٹھتے وہ " بولیں تو ان کی بات پہ وہ مسکرا دیا۔

یعنی آپ اپنا بیٹا آرام سے اپنی بہو کے حوالے کر دیں گی؟" اسکے ہلکے پھلکے انداز پہ وہ بھی " پرجوش ہوئیں۔

"میری بہو ایسی ہو گی ہی نہیں۔ "

www.novelsclubb.com

رہنے دیں امی آج کل ایسی لڑکیاں نہیں ملتی جیسی آپ سوچ کر بیٹھی ہیں۔"ان کا یقین دیکھتے " وہ بولا۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔کوئی تو ہو گی جو اللہ نے تمہارے لئے رکھی ہے۔"وہ بس مسکرا " کر رہ گیا۔

جب ایسی کوئی ملے تو فوراً رشتہ لگ جایئے گا۔میں چلتا ہوں۔خدا حافظ !"شرارتی انداز سے " کہتا وہ چلا گیا لیکن مسز حسن اسکی بات کو سنجیدگی میں لے گئی تھیں۔

گاڑی چڑ چڑاہٹ کے ساتھ رکی۔اندر موجود تمام لوگ الرٹ ہو گئے۔گاڑی سے نکلتا شان اور وقار کے ساتھ وہ چلتا اپنے آفس میں آیا ساتھ ہی علی بھی اسکے داخل ہوا۔

کرسی پہ براجمان ہوتے اس نے نظریں علی کرمی طرف مرکوز کیں۔ ٹیبل پہ رکھی نیم پلیٹ پہ نظر رکی۔ جس پہ اسکا نام لکھا تھا۔

" ایس پی احتشام حسن "

ٹیبل سے ہوتی نظر اسکے چہرے پہ رکی۔ علی نے سانس لیتے کہنا شروع کیا۔

سر اسکے خلاف بلآخر ایک ثبوت ہاتھ آ ہی گیا۔" کہتے اس نے فائل احتشام کی طرف کی۔"وہ " بیرونِ ممالک میں لڑکیاں اسمگل کرواتا ہے۔اس کے ذریعے وہ جسم فروشی۔۔۔۔ابھی یہی ثبوت ہے۔"اس سے آگے بولا نہیں گیا۔

انسان جب گناہ کرتا ہے تو وہ اسے چھپانے کی ہزاروں پلیننگ کرتا ہے لیکن وہ بھول جاتا ہے " کہ جتنے جتن وہ اسے چھپانے میں کرتا ہے اتنا وہ پکڑا جاتا ہے۔" فائل دیکھتے وہ بول رہا تھا۔

تیاری کرو ہم اسے گرفتار کرنے جائیں گے۔" وہ کہتا اٹھنے لگا۔ "

سر ہم یہ نہیں کر سکتے۔"احتشام نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔"کیونکہ سر وہ پچھلے ایک " سال سے ملک سے باہر ہے۔کہاں ہے؟ اسکے گھر والوں سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ وہ نوکری کے

لیے دبئ گیا ہوا ہے۔" کہتے وہ خاموش ہوا اسکے تاثرات دیکھنے لگا۔ جس کے چہرے پہ واضع تیش تھا۔

" کتنی دیر تک بھاگے گا۔ایک دن تو ہاتھ لگے گا وہ۔ "

علی اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا۔ جبکہ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

زبیدہ پانی پلا دیں۔" تھکن سے چور آواز میں وہ کہتی صوفے پہ بیٹھ گئی۔ سر پشت پہ ٹکا کر آنکھیں موند گئی۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ اسے پیروں کی آواز آئی۔ آنکھیں کھول کے دیکھا تو ناہید چائے کی ٹرے لیے کھڑی تھیں جس میں پانی کا گلاس بھی تھا۔

ارے خالہ آپ۔۔۔میں نے زبیدہ سے بولا تھا۔"ان کے ہاتھ سے ٹرے لیتی وہ ٹیبل پہ رکھ " گئی۔ناہیدا سکے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔

دن کیسا گزرا؟"انہوں نے پوچھا۔ "

صحیح تھا۔تھکن سے چور تھا۔" پانی وہ پی چکی تھی۔اب ہاتھ کی دو انگلیوں سے کنپٹی سہلا رہی " تھی۔

وہ اس لیے کہ تم کافی دنوں سے گئی نہیں ہو۔"نرمی سے کہا تو وہ تلخی سے مسکرا دی۔ "

کافی دنوں میں تو بہت کچھ بدل گیا ہے۔"ان کی گود میں سر رکھ گئی۔ "

وقت اور حالات کبھی ایک سے نہیں رہتے۔انسان وہی کامیاب ہوتا ہے جو دونوں کا مقابلہ " کرتے ہوئے چلے۔اور میں تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتی ہوں نور۔" بالوں میں انگلی پھیرتے وہ نرم لہجے میں بول رہی تھیں۔

وقت اور حالات کی اس جنگ میں ہمیشہ وقت جیتتا ہے کیونکہ وہ وہ رکتا نہیں ہے۔ لیکن " حالات انسان کو بدل کے رکھ دیتے ہیں۔"آنکھیں بند کیے وہ آہستہ سی بولی۔

حالات مثبت اثرات بھی چھوڑتے ہیں۔"اسکے لہجے کو دیکھتے وہ نرمی سے بولیں۔ "

حالات تواب میں کسی کے خراب کروں گی۔"دل ہی دل میں عہد کرتی وہ خاموش تھی۔ "

میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں نور۔" بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ نرمی سے کہہ رہی تھیں۔ "

" میں جانتی ہوں خالہ۔ "

نور شادی کرلو۔"اسکی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔"میں تمہیں اپنے گھر میں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔"وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ "

آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں؟آپ جانتی ہیں۔"حیرانگی بھرا لہجہ تھا۔ "

میں جانتی ہوں۔زندگی کی ٹرین ایک حادثے سے رک نہیں جاتی۔"وہ اسے نرمی سے سمجھا رہی تھیں۔ "

نورِ صباح کی رک جاتی ہے۔"سرخ چہرہ لیے ایک ایک لفظ پہ زور دیتی وہ بولی۔ "

یہاں نور غلط ہے۔ تم اپنی زندگی خراب کر سکتی ہو لیکن اسکی اجازت میں ہر گز نہیں دیتی " تمہیں۔" وہ بھی تھوڑی سخت ہوئیں۔

میں نے کہہ دیا کہ میں اب دوبارہ شادی نہیں کروں گی تو نہیں کروں گی۔" کہتی وہ کمرے " میں بھاگ گئی۔ ناہید نے افسوس سے اسے پھر کپوں کو دیکھا جس میں موجود چائے اب ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں اس وقت تنہا بیٹھی تھی۔ بالکل خاموش۔ وہ اب سنجیدہ ہو گئی تھی۔ ایک نظر اس نے اپنے پاس پڑے عبایا کو دیکھا اور آنکھیں موند گئی۔

میرے ساتھ ہی کیوں ہوا؟" ایک آنسو آنکھ سے ٹوٹا۔ دل پسیجا۔ بند آنکھوں کے پیچھے بہت " سے مناظر گزرے اور تیز روشنی کے بعد ایک منظر واضع ہوا۔

وہ اور ام ایک بارہ سالہ بچی لان میں کھیل رہے تھے۔ ہنسی اور شرارت سے بھرپور آوازیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔ بارہ سالہ ام مریم اپنی بہن کو پکڑنے کے لیے اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ آگے بھاگتی نورِ صباح شرارت سے بھرپور آنکھیں لیے مسکراتی ہوئی بھاگ رہی تھی کہ دفعتاً وہ زور سے کسی چیز سے ٹکرائی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرجاتی کسی نے اسے کمر سے پکڑ کر بچایا۔

"دھیان سے مسز۔۔۔" ارمان ملک کی آواز پہ وہ پٹ سے آنکھیں کھولتے اس کی گرفت سے نکلی۔

"کیسی ہو؟" اسے نروس ہوتا دیکھ وہ مسکرا کر رہ گیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟" اسے دیکھتی وہ بمشکل بولی۔

"اب بالکل ٹھیک ہوں۔" شوخ سے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ اندر چلیں امی سے مل لیں۔" نورِ صباح کہتی اندر چلی گئی اسکے پیچھے جاتا ارمان ملک کی نظر مریم پہ گئی۔ تو اسے اپنے پاس بلایا۔ وہ ڈرتے اسکے پاس گئی۔

کسی ہے گڑیا؟ہاں!"نرم لہجے میں پوچھا گیا جملہ اسے ڈرا گیا۔ "

مم۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔"اسے اس وقت ارمان اچھا نہیں لگ رہا تھا "

یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔"چاکلیٹ کا ڈبہ اسکے آگے کرتا وہ بولا۔ "

مجھے نہیں چاہیے۔"صاف انکار پہ اسکی آنکھوں میں تپش آیا۔ "

لینی تو پڑیں گی۔"مریم کو اسکا چھونا اچھا نہیں لگا۔ "

ارمان بیٹا۔۔۔کیسے ہو؟"اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اندر سے آتی آسیہ بیگم کی آواز پہ دور ہوا۔ "

مریم بھاگ کے اندر گئی اور کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔اسے کھانے پہ بلانے کے لیے آئی نورِصباح کو اس نے پیٹ درد کا بہانا کرکے واپس بھیج دیا۔اندر سے وہ ڈر گئی تھی۔

کسے بتاؤں؟کوئی یقین نہیں کرے گا۔"دل ہی دل میں سوچتی وہ سو گئی۔ "

دروازے پہ ہوتی دستک پہ اسکی آنکھیں کھلیں۔

آہ۔۔"دیر تک یوں ہی بیٹھے رہنے کے باعث گردن اکڑا گئی تھی۔درد کی ایک لہر اٹھی "
تھی۔

دروازے پہ پھر سے دستک ہوئی۔اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔اور اندر چلی گئی۔ناہید
بھی اسکے پیچھے آئیں۔

کیا بات ہے نور۔میں کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔رات ہو گئی ابھی تک تم باہر "
نہیں آئی۔"ان کے لہجے میں پریشانی تھی۔

رات ہو گئی۔میں اتنی دیر سوئی رہی۔"اسے حیرت ہوئی۔ "

سب خیر ہے نانور۔"انہیں اسکا چہرہ پہلے سے زیادہ سپاٹ لگا تھا۔ "

کیا ہوا کچھ برا خواب دیکھ لیا کیا۔"اسکے شانے پہ ہاتھ رکھے وہ بولیں۔ "

خواب نہیں حقیقت۔"سپاٹ لہجہ۔ "

نور نیچے چلو۔کھانے کو انتظار نہیں کرواتے۔"اسکی حالت دیکھتے وہ بات بدل گئیں۔ "

وہ بھی کچھ بالے بغیر ان کے ساتھ چل دی۔

" سر آج ایک عجیب بات سامنے آئی ہے۔" علی نے فائل احتشام کے سامنے رکھتے بولنا شروع کیا۔

" اسکی تمام حرکات کی خبر کوئی اور بھی رکھے ہوئے ہے۔" احتشام نے چونک کر اسے دیکھا۔

" ہم نے اسکے بینک اکاؤنٹس ہیک کر کے ڈیٹیل نکال لی تھی لیکن۔۔۔" وہ رکا۔

" اسکے آفس فائلز کی ڈیٹیلز دیکھنے پر پتہ چلا کہ اسکا سارا ڈیٹا پہلے ہی کوئی ہیک کر چکا تھا۔"

" پتہ چلا وہ کون ہے؟" اس کی نظریں فائل پہ جھکی تھیں۔

وہی پتہ لگا رہے ہیں۔ وہ بہت چالاک ہے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا۔" کہتے ہی احتشام نے وہ " فائل میز پہ رکھی۔

ٹھیک ہے پتہ لگاتے رہو۔ وہ جو بھی ہے اسکی ڈیٹیلز مجھے ملنی چاہیے۔" کہتے ہی وہ دوسری " فائل پہ جھک گیا۔ مطلب صاف تھا کہ وہ اب جا سکتا ہے۔

نور میری بات مان لو بیٹا۔ کیوں خود کی زندگی خراب کر رہی ہو؟" آج وہ پھر اس سے بات کر " رہی تھیں۔

آپ کو لگتا ہے کہ میں اپنی زندگی خراب کر رہی ہوں؟" وہ یک دم غصے میں آئی۔ "

ہاں کر رہی ہو۔خود کو اکیلا کر کے تم خود پہ ظلم کر رہی ہو۔"وہ بھی تیش میں آئی تھیں۔ "
کیونکہ وہ آرام سے بات ماننے والی نہیں تھی۔

آپ مجھے پھر کسی ارمان کے حوالے کرنا چاہ رہی ہیں؟"اسکی بات پہ ناہید کا دل دکھا تھا۔ "

ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا نور۔"لہجہ تھوڑا نرم ہوا تھا لیکن سختی ابھی بھی تھی۔ "

نورِ صباح کے لیے ہوتا ہے۔"تلخ مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا۔ "

ٹھیک ہے نور! تمہارے پاس دو آپشنز ہیں!"گھر سیدھی انگلی سے نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنے "
میں کوئی قباحت نہیں۔

کیسے آپشنز؟"وہ حیران ہوئی۔ "

یا تو تم شادی کے لیے مان جاؤ یا پھر مجھے بھول جاؤ۔"اس نے حیرت کی انتہا پہ انہیں دیکھا۔ "

آپ جانتی ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہے۔ "

ہاں نور میں جانتی ہوں۔"سکون بھرا لہجہ اسے بے سکون کر گیا۔ "

آپ میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہیں۔" اسکی آنکھیں چمکی تھیں۔ان کے دل کو کچھ ہوا۔ "

میں تمہارے ساتھ اچھا کر رہی ہوں۔وقت آنے پہ تمہیں معلوم ہو جائے گا۔" اسی اطمینان " سے انہوں وہ بولی۔

ٹھیک ہے۔جس کے ساتھ چاہتی ہیں کر دیں۔میں کچھ نہیں کہوں گی۔" سپاٹ چہرے سے " کہتی وہ کمرے میں چلی گئی۔

---

www.novelsclubb.com

دیکھو تمہارے لیے لڑکی پسند کی ہے۔" وہ کسی کیس کی فائل دیکھ رہا تھا کہ مسز حسن اندر " داخل ہوئیں۔

میرے لیے؟" وہ حیران ہوا۔ "

ہاں نا! بہت اچھی لڑکی ہے۔ میری دوست کی بھانجی ہے۔ بہت نیک ہے۔ "وہ تو حیران تھا۔ "

اور مسز حسن اسے بتائے جا رہی تھیں۔

" امی میں نے کہا تھا کہ ابھی میں۔۔۔۔ "

تم نے کہا تھا کہ لڑکی پسند کر لیں میں نے کر لی۔ اب تمہاری شادی اسی سے ہو گی۔ "اس سے "

پہلے وہ بولتا وہ اسکی بات کاٹ گئیں۔

امی میں لڑکی کو دیکھے، جانے کیسے ہاں کر دوں؟ "اس نے احتجاج کیا۔ "

میں نے دیکھی ہے وہ۔ بہت اچھی ہے۔ نقاب کرتی ہے۔ لیکن تم ایک بار اس سے مل لینا۔ " "

انہوں نے اسے بتایا۔

ٹھیک ہے۔ "کہتے اس نے نظریں فائل پہ مرکوز کیں۔ "

اسے کافی وقت ہو گیا تھا انتظار کرتے لیکن وہ آ کے نہیں۔ دے رہا تھا۔ نور نے اپنے سے کچھ فاصلے پہ بیٹھی ناہید کے ٹیبل کی جانب دیکھا۔ جنہوں نے اسے آنکھوں سے تسلی دی۔ وہ ضبط کر کے رہ گئی۔ یہ بھی نور کی ضد تھی کہ ناہید اسکے ساتھ آئیں۔ ورنہ وہ نہیں ملنے جائے گی۔ تو وہ مان گئیں۔

" معذرت چاہتا ہوں آنے میں دیر ہو گئی۔" اسے اپنے سامنے کسی وجود کے بیٹھنے کا احساس ہوا پھر آواز آئی تو اس نے کوفت سے موبائل سے نظریں ہٹائے اسے دیکھا۔ تو اسکا سانس رک گیا۔

وہ پولیس کی وردی میں ملبوس اسکے سامنے تھا۔ وردی پہ لگی نیم پلیٹ پہ اسکا نام لکھا تھا۔ اسکے چہرے پہ پڑتی نظر وہ یک دم سپاٹ ہوئیں۔

" تو آپ پولیس وردی میں اس لیے آئے ہیں تاکہ ایمپریس کر سکیں؟" اسکی بات پہ وہ گردن جھکا کر ہنسا۔

" تو آپ ایمپریس ہوئیں؟" نقاب سے جھلکتی دو آنکھوں کو دیکھتے وہ محفوظ ہو کر بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بالکل نہیں! نورِصباح کو ایسی چیزیں متاثر نہیں کرتیں۔" سپاٹ لہجہ۔ وہ محفوظ ہو رہا تھا۔ "

تو نورِصباح کو کیسی چیزیں متاثر کرتی ہیں؟" اسے وہ دلچسپ لگی تھی۔ وہ ہر لڑکی کی طرح اس " کی شخصیت سے متاثر نہیں ہوئی تھی۔

کام کی بات پہ آئیں۔ آپ رشتے سے انکار کر دیں۔" اور یہ لگا ایس پی احتشام کو پہلا جھٹکا۔ "

اور وجہ؟" سنجیدہ نظروں سے دیکھتے وہ بولا۔ "

وجہ صاف ہے مجھے دوبارہ شادی نہیں کرنی۔" دوبارہ پہ زور دیتی وہ بولی۔ اسے لگا اسکی اس " بات وہ انکار کر دے گا۔ لیکن وہ جانتا تھا۔

میں نے وجہ پوچھی ہے مادام!" جانچتی نظریں اسی پہ تھیں۔ "

کیا مسئلہ ہے۔ بولا ہے نا نہیں کرنی تو نہیں کرنی۔ ایس پی رشتے سے انکار کر دو۔" بےزاری " اسکے چہرے پہ عیاں تھی۔

آپ کر دیں۔" کرسی سے ٹیک لگائے وہ ازلی پُرسکون انداز سے بولا۔ "

میں نہیں کر سکتی۔خالہ کو انکار نہیں کر سکتی۔"اسکی آنکھوں میں بے بسی صاف ظاہر تھی۔" "

" تو بہتر سے کہ تم انکار کر دو۔

او نہوں۔۔۔انکار تو نہیں ہو گا۔اقرار ہو گا،مادام!" کہتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔پیچھے وہ "

مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

نور تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔وہ لوگ باہر آئے بیٹھے ہیں۔"ناہید تیار سی اسکے کمرے میں

آئی۔جو بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔

تیار ہی ہوں۔"انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔جو نیا سادہ لان کا کڑھائی والا سوٹ پہنے "

اپنے نکاح کے لیے تیار بیٹھی تھی۔

یہ تم اپنے نکاح پہ جا رہی ہو یا دعوت پہ؟" اسے تیکھی نگاہوں سے گھورتے وہ اسے اٹھاتی " ڈریسنگ روم میں بھیجا۔

تمہاری ساس نے اتنے پیار سے تمہارا جوڑا لیا ہے اور تم نخرے دکھا رہی ہو۔" وہ منہ بناتی " ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔

باہر آئی تو وہ ایک خوبصورت اوف وائٹ شرارے اور شرٹ میں ملبوس تھی۔ جو گھٹنوں تک آ رہی تھی۔ جس کے دامن پہ گوٹے کا کام ہوا تھا۔ وہ اس جوڑے میں بہت حسین لگ رہی تھی۔ بیوٹیشن نے اسکا میک اپ کیا تھا۔ بیوٹیشن اور خالہ کے لاکھ بولنے پر بھی اس نے صرف مسکارہ اور گلاز لگوایا تھا۔ نقاب وہ خود کر چکی تھی اور دوپٹہ بیوٹیشن نے سیٹ کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

خالہ اس نے مجھے دیکھا نہیں وہ کیسے ہاں کر سکتا ہے؟" اسے بے چینی ہو رہی تھی۔ کسی طرح " نکاح سے جان چھوٹے۔

اس نے کہا کہ وہ نقاب میں بہت پاک لگ رہی تھی۔ تو میں اسے نکاح کے بعد ہی دیکھوں گا۔ " "مسکراتے انہوں نے کہا تو اس نے تھوگ نکلا۔ دل ایک پل کو تھم کے چلا تھا۔

پھر اسکا نکاح سادگی سے ہوا اور رخصتی بھی ساتھ کر دی گئی۔ یہ بھی نور کی ضد تھی کہ اسے بڑا فنکشن نہیں کروانا۔ ورنہ وہ نکاح والے دن ہی انکار کر دے گی۔ اور اس سے کوئی بعید نہیں وہ یہ کر گزرے۔

کمرہ بہت کشادہ تھا۔ وہ ابھی کچھ وقت پہلے ہی آئی تھی۔ اسے اسکی ساس بیٹھا کر گئی تھیں۔ وہ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ نقاب اس نے اتار دیا تھا اور بال کمر پہ بکھرے پڑے تھے۔ وہ ابھی جائزہ لے کر اٹھی تھی چینج کرنے کہ کمرے کا دروازہ کھولتے ایس پی احتشام حسن اندر داخل ہوا۔ اسے نے مڑ کر اسے دیکھا۔

اور ایس پی تھم گیا۔ کمر تک بکھرے بال، میک اپ کے نام پہ گلاز اور مسکارہ ہاتھوں میں چوڑیاں، گندمی رنگ میں خفگی چھائی تھی۔ وہ اسے بہت خوبصورت لگی۔

السلام علیکم!"سلام کرتا وہ اندر آیا۔ "

وعلیکم السلام "سلام کا جواب دیتی وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔احتشام منہ بنا کر رہ گیا۔ "

وہ باہر نکلی تو چہرہ ڈھلا ہوا تھا۔ڈھیلا سا سوٹ پہنے وہ آئینے کے سامنے کھڑی کو گئی۔البتہ چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں۔جس کی آواز وقفے وقفے سے کمرے میں چھائی خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔

مجھے تو دیکھنے بھی نہیں دیا۔کیا یہ ظلم نہیں۔"اسکے پیچھے کھڑے ہوتے وہ مظلومیت سے " بولا۔

یہ تو مت اتارو۔"اسے چوڑیاں اتارتا دیکھ وہ جلدی سے بولا۔ "

لیکن وہ ایک ہاتھ کی اتار گئی۔

ظالم۔"وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔ "

دیکھو ایس پی! اپنی حد میں رہو۔"وہ پھٹ پڑی۔ "

حد میں ہی ہوں مسز۔"مسکراہٹ دبائے وہ سنجیدگی سے بولا۔ "

میں نے تمہیں منع کیا تھا۔کہا تھا انکار کردو۔لیکن تم نہیں مانے۔"وہ تیش میں اسے بول " رہی تھی۔ایک ہاتھ میں موجود چوڑیوں کی آواز ساتھ آرہی تھی۔چہرے پہ خفگی ہنوز برقرار تھی۔البتہ آنکھوں میں غصہ اور کچھ اور بھی تھا۔وہ گہری نظروں سے اسکا ایک ایک انداز دیکھ رہا تھا۔

تمہیں پتہ ہے بیوی۔تم خفا بہت اچھی لگتی ہو۔"آرام سے اسکا سکون غارت کرتے وہ " ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔پیچھے کھڑی نورا سے دیکھ کر رہ گئی۔

صبح وہ اٹھی تو احتشام جا چکا تھا۔وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو مسز حسن ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھی تھیں۔اسے آتے دیکھ کر نرمی سے مسکرائیں۔اس نے جوابی مسکراہٹ کے ساتھ کرسی پہ بیٹھتے انہیں سلام کیا۔

میں تمہارا ہی اٹھنے کا انتظار کر رہی تھی۔" کہتے ہی انہوں نے اسی اشارے سے ناشتہ کرنے کو " کہا۔ساتھ ہی اسے جوس ڈال کر دیا۔

میں نے کہا تھا احتشام کو کہ نا جائے آج تھانے۔ لیکن وہ کہتا کہ آج ضروری کام ہے۔"وہ بس " مسکرا کر رہ گئی۔

بھئی بیوی کو بھی باہر لے کر جائے۔یہی دن ہیں تم دونوں کے خوب سیر و تفریح کرو۔"وہ " ' سر ہلا گئی۔اب وہ کیا بتاتی کہ 'ان کے بیٹے کے ساتھ وہ نہیں رہنا چاہتی۔

بوتیک جاؤ گی؟"اس نے حیرت سے انہیں دیکھا۔"مجھے ناہید نے بتایا تھا کہ تمہاری بوتیک " ہے۔"اسکی آنکھوں میں اٹھتا سوال وہ جان گئی تھیں۔

آپ کو۔۔۔کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا اگر میں جاؤں؟"انہیں دیکھتے اس نے سوال کیا۔ "

میرے لیے فخر کی بات ہے کہ میری بیٹی بزنس وومن ہے۔"اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے وہ مسکرا رہی تھیں اور نور کا سانس رک گیا۔

لیکن ہر کوئی فخر نہیں کرتا۔کچھ لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔"پتہ نہیں کس احساس کے تحت "وہ بول گئی۔

وہ اس لیے کہ لوگوں کو پہچان نہیں ہوتی۔بہت کم لوگ ہوتے ہیں شکر کرنے والے۔اور جو شکر کرتے ہیں اللہ انہیں بہترین سے نوازتا ہے۔"جوس کا گلاس اسکے آگے کرتے وہ نرمی سے " بولیں۔وہ مسحور ہوئی۔ان کے انداز میں صرف نرمی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ علی اندر داخل ہوا۔ہاتھ میں فائل پکڑے اسے دیکھ کر سلوٹ مارا۔

سر پتہ لگ گیا کہ وہ کون ہے جو ہمارے علاؤہ اسکے پیچھے لگا ہے۔" علی نے کہتے فائل اسے " پکڑائی۔ "ایک لڑکی ہے۔" وہ چونکا۔

لڑکی؟" بڑبڑا کر فائل دیکھنے لگ گیا۔ "

جی۔ لیکن اسکا اصل نام نہیں معلوم۔ اسکے سارے اکاؤنٹس 'ایونجرز' کے نام سے ہیں۔" "

اسے حیرت ہوئی تھی۔

کوئی تھا جوان کے علاؤہ اس مجرم کے پیچھے تھا لیکن کون؟

ٹھیک ہے علی جاؤ۔ باقی کا کام میں دیکھ لوں گا۔ اور ہاں جیسے ہی وہ پاکستان میں اپنے قدم رکھے " وہ دن اسکی گرفتاری کا دن ہونا چاہیے۔" علی واپس چلا گیا تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔ جو وہ سوچ رہا تھا وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ اور کوئی سوچ ذہن میں آ نہیں رہی تھی۔ تنگ آ کر وہ گھر کے لیے نکل گیا۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو ہنسنے کی آواز پہ خوشگوار حیرت چہرے پہ سجائے ان کی طرف بڑھا۔ جو لان میں ہی شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ نور نے منہ بناتے رخ پھیر لیا۔

"آہ ظالم۔۔۔ دیکھنے بھی نہیں دیتی یہ تو۔" دل ہی دل میں کڑھتا وہ نور کی ساتھ والی کرسی پہ شان سے بیٹھا۔ وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

"آنٹی نا بیٹھی ہوتی تو ایس پی کا قتل پکا تھا۔" اس نے ضبط سے گہرا سانس لیا۔

"آج کافی جلدی آ گئے۔ تھوڑی اور لیٹ ہو جاتے۔ رات کو آنا تھا بیٹا۔" ان کے اس طنز پہ وہ ہنستا انہیں اپنے ساتھ لگا گیا۔

"امی ارمان ملک کیس پہ کام ہو رہا ہے۔ زیادہ کام ہوتا ہے تو بس اسی لیے جانا پڑا۔ نورِ صباح پانی لا دو۔" سکون سے کہتا وہ نور کا سکون برباد کر گیا۔

وہ جو اسکے منہ ارمان ملک کا نام سنتے بری طرح چونکی تھی۔اسکے پانی لانے والی بات پہ ضبط کر گئی۔

مطلب یہ کام بھی اب میں کروں۔'دل ہی دل میں وہ غصہ ہوتی پانی لینے چلی گئی۔ '

پانی۔۔۔"مسز حسن سے باتوں میں مصروف احتشام اسکی آواز پہ چونکا۔ "

شکریہ"پانی لیتا وہ واپس باتوں میں مصروف ہو گیا۔جبکہ وہ سوچ رہی تھی کہ ارمان والی بات اس سے کیسے پوچھے۔ "

چائے بھی بنادو۔سر بہت درد کر رہا ہے۔"ایک اور فرمائش۔ "

اچھا بیٹا تم اسے چائے بنادو میں مغرب پڑھنے جارہی ہوں۔"مسز حسن اسے کہتی اندر چلی گئیں۔ "

چائے۔۔۔"اپنے آپ کو گھورتی نور کو دیکھتے وہ کہہ رہا تھا کہ نور بول پڑی۔ "

" یہ کس کیس کی بات کر رہے تھے تم؟ "

" کوئی کیس نہیں۔ تمہارے لیے امپورٹنٹ نہیں ہے۔ "

کیسے امپورٹنٹ نہیں ہے۔ تم مجھے بتاؤ ارمان ملک پاکستان میں ہے؟" جس بے چینی سے وہ " پوچھ رہی تھی وہ ٹھٹکا۔ ایک پل کو دماغ میں شک ابھرا لیکن اگلے پل دل نے رد کر دیا۔

تمہارا کیا لینا دینا ہے اس سے ؟" مشکوک نظروں سے گھورتے وہ بولا۔ اسے پل میں احساس " ہوا۔

نہیں میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔ چائے لاتی ہوں۔" اس نے اٹھنا چاہا۔ "

نہیں کچھ ہے جو تم چھپا رہی ہو نورِ صباح !" ایس پی نظریں تھیں۔ دھوکا نہیں کھا سکتی تھیں۔ "

ایس پی اپنا تفتیش تھانے چھوڑ کر آیا کرو۔" کہتی وہ اندر چلی گئی۔ لیکن احتشام پر سوچ انداز " میں اندر بڑھا۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب تمام لوگ نیند کے مزے لے رہے تھے وہ سجدے میں جھکی دعا کر رہی تھی۔ جانے کتنی دیر بعد وہ سجدے سے اٹھی اور حیران رہ گئی۔ اس کے ساتھ مسز حسن بیٹھی تھیں۔ جو نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ اسکے سجدے سے اٹھنے پر اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ آنکھیں موند گئی۔ اسے سکون محسوس ہوا تھا۔

" آزمائش کیوں آتی ہے؟" وہ بھی ان کے گھٹنے سے کمر لگا کر آنکھیں موندے بیٹھی رہی۔

" اللہ سے قریب کرنے کے لیے۔ "

" اور اگر آزمائش اتنی بڑی ہو کہ انسان سہہ نا پائے تو؟ "

" آزمائش کبھی بھی انسان کی ہمت سے زیادہ نہیں ہوتی نور!" ہاتھ ہنوز سر پہ تھا۔

" لیکن اگر زیادہ ہو؟" وہ مسر تھی اپنی بات پہ۔

اونہوں! ہو ہی نہیں سکتی۔اور جب انسان کی آزمائش اسکی ہمت سے بڑھنے لگتی ہے تو وہ وہیں سے کھلتی ہے۔"ان کا لہجہ نرم تھا، مرہم کی طرح۔

کیسے کھلتی ہے؟ مجھے تو نظر نہیں آتی۔"آنکھیں بند تھیں۔"

حضرت یوسف علیہ السلام کی آزمائش شروع ہوئی باپ کی دوری سے،اور کھلی باپ اور سارے خاندان کے ملنے سے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی آزمائش ہوئی اولاد نا ہونے سے،ان کی آزمائش کھلی بیٹے کی بشارت پہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش ہوئی بیٹے کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے سے، لیکن آخر میں بیٹا واپس مل گیا اور ان کی اس قربانی کو اللہ نے کیسا یادگار بنا دیا۔"وہ آنکھیں بند کیے دھڑکتے دل سے سن رہی تھی۔

قرآن میں معجزے ہیں بیٹا۔اللہ پہ بھروسہ کرنے والوں کے لیے۔"ان کے الفاظ اسے سکون دے رہے تھے۔

" لیکن دل پر سکون نہیں ہوتا۔ "

" اللہ پہ توکل رکھنا سیکھو۔اپنے آپ کو خود کھڑا کرنا سیکھو۔ پھر تم دیکھو گی کہ جو لوگ تمہیں آج دھتکار رہے ہیں یا تمہارا تماشا بنا رہے ہیں وہ کل تمہیں اپنے قریب کرا چاہیں گے۔اللہ انہیں تمہارے سامنے لائے گا۔"اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں جیسے اسکے سارے راز عیاں ہو گئے ہوں۔ لیکن پھر خاموش رہی کوئی سوال نہیں کیا۔

وہ بیڈ پہ بیٹھا علی کی دی گئی فائلز کا مطالعہ کر رہا تھا۔کچھ دیر میں نور کمرے میں داخل ہوئی اور اسے ایک نظر دیکھ کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ باہر آئی تر چپ کر کے صوفے پہ بیٹھ کر سوچنے لگی۔اسے سوچتے کافی دیر ہو گئی تھی جب احتشام اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور اسے خبر بھی نا ہوئی۔احتشام نے اسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آئی۔

کیا بات ہے؟"اس نے پوچھا۔ "

کچھ نہیں۔"اس نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔ "

کچھ تو ہے جو تم سوچ رہی ہو۔مجھے بتاؤ۔"وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔جانتا تھا وہ ایسے نہیں بتائے گی۔ "

تم ارمان ملک کے پیچھے کیوں کو نورِ صباح؟"اس نے آنکھیں بند کر لیں۔یہ تو طے تھا کہ وہ اسے کچھ نہیں بتانے والی۔ "

ایس پی ایسا کچھ نہیں ہے۔تم اپنا کام کرو۔"کہتی وہ اٹھنے لگی لیکن احتشام نے ہاتھ پکڑ کے واپس بیٹھا دیا۔ "

بتاؤ نورِ صباح!تم کس وجہ سے اسکے پیچھے ہو۔کیا ایسا کچھ ہے جو تمہیں مجھے بتانا چاہیے اور تم نہیں بتا رہی۔"اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ "

ایس پی تم اپنا کام کرو اور مجھے اپنا کرنے دو۔"کہتی وہ جلدی سے کمرے سے نکل گئی۔ "

اندھیرا تھا کر طرف، گہرا اندھیرا۔کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ مسلسل چل رہی تھی اور اسے چیخوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔وہ پل بھر کو ٹھہر گئی۔اس نے بے چین ہو کر آس پاس نظریں دوڑائیں۔چیخ پھر سے سنائی دی وہ بھا گی۔

مریم۔۔۔"وہ مسلسل چیختی بھاگ رہی تھی۔ "

آپا۔۔۔"اس آواز پہ ایک لمحے کو اس کی دھڑکن رکی۔پھر وہ دیوانہ وار بھاگی۔ "

آپا مجھے بچائیں۔۔۔"وہ بھاگ رہی تھی کہ کسی چیز سے ٹکرا کے بری طرح زمین بوس ہوئی۔ "

پاؤں کا انگوٹھا زخمی ہوا ساتھ ہی ماتھے سے خون بہا۔لیکن وہ بھاگتی رہی۔اسے شدید چکر آ رہے تھے۔سر بری طرح گھوم رہا تھا۔

مریم۔۔۔"وہ چیخی۔ "

جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔اس کا تنفس بگڑا ہوا تھا۔سانسیں تیز تھیں جیسے واقعی وہ بھاگ کر آئی ہو۔سر اوپر اٹھایا تو ٹھٹک گئی۔سامنے ہی احتشام بیٹھا تھا۔اس کے چہرے پہ پریشانی تھی۔اس

نے چونک کر گھڑی دیکھی جو رات کے تین بجا رہی تھی۔اس کے گہرا سانس خارج کرتے بیڈ سے پشت ٹکالی۔احتشام نے پانی کا گلاس اسے تھمایا جو وہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔

نورِ صباح۔"اس نے نرمی سے اسے پکارا۔ "

میں نے بچانے کی کوشش کی تھی شام اسے۔"بھیگی آواز سے کہتی وہ آنکھیں کھول گئی۔ "

میں نے کچھ نہیں کیا۔میں نے بچانا چاہا تھا۔میں ہار گئی۔میں کچھ بھی نا کر پائی۔"وہ روتے " ہوئے بول رہی تھی۔احتشام کے دل کو کچھ ہوا۔وہ ایسی تو بالکل نہیں تھی۔اس نے اسے سینے سے لگایا۔

میری بہن تھی وہ۔میں بچا نہیں پائی۔میں کیسے نکالوں اپنے آپ کو گلٹ سے۔میں کچھ نہیں " کر پا رہی۔مجھے سکون نہیں مل رہا۔"وہ ابھی بھی روتے ہوئے بول رہی تھی۔

وَالضُّحٰى (1)وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى (2) "

"چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

احتشام خوبصورت اونچی آواز میں مخارج کے ساتھ سورۃ الضحیٰ کی تلاوت کرتے ہوئے اسکے بال سہلا رہا تھا۔

(3)مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۚ "

"تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔

اس کے رونے میں شدت آئی۔

(4)وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ۚ "

www.novelsclubb.com

"اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔

اس کی ہچکی بندھ گئی۔وہ یہ آیت بار بار پڑھ رہا تھا۔

(5)وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۞ "

"اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اس احتشام کا اپنے ساتھ رویہ یاد آیا تھا۔اس نے جب بھی اسے کچھ بولا تھا۔اس نے ہمیشہ اپنے رویے سے اسے احساس دلایا تھا کہ وہ اسے کمتر نہیں سمجھتا۔

(6)أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ "

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

(7)وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

"اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

اسے اپنے بابا یاد آئے۔

(8)وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰىؕ

اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

(9)فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔

(10)وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْؕ

اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

(11)وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

"اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اس کی بھاری ہوتی سانسیں اسے اپنے سینے پہ محسوس ہوئیں۔تو اس نے احتیاط سے اسکا سر تکیے پہ رکھا۔اسے ایک نظر دیکھ کے باہر آگیا۔

وہ کب سے ٹہل رہا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔سوچ سوچ کے دماغ پھٹ رہا تھا۔کہ ایسی کون سی بات ہے جو نور کو ڈراتی ہے۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے نمبر ملایا۔پھر وقت کو دیکھتے ارادہ ترک کرتا صبح کا انتظار کرنے لگا۔

یہ بات تو طے تھی کہ نور اسے کچھ نہیں بتانے والی۔تو وہ خود دیکھے گا کہ کون سی بات ہے اسکے ماضی کی جو اسے سکون نہیں لینے دیتی۔اسے اب صبح کا انتظار تھا۔

"تمہارا رشتہ آیا ہے نور!"

وہ کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب اماں نے آکر اسے بتایا۔

"میرا؟" وہ حیران ہوئی۔

"ہاں! میرا بھانجا ہے۔ماشاءاللہ سے پڑھا لکھا ہینڈسم ہے۔" وہ اپنے بھانجے کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہی تھیں۔

"لیکن اماں ابھی تو مجھے کچھ کرنا تھا۔۔۔" ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ آسیہ بیگم بول پڑیں۔

"ارے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔تم بوتیک پہ جاؤ۔بلکہ اسے تو فخر ہو گا کہ اس کی بیوی بزنس وومن ہو گی۔" آسیہ بیگم ہاتھ نچا نچا کر اسے رشتے کے لیے آمادہ کر رہی تھیں۔

دیکھو ایسے رشتے بار بار نہیں ملتے۔اتنا پڑھا لکھا تمہارے خاندان میں تو ہے نہیں۔اب میں " اپنے خاندان میں ہی دیکھوں گی۔"اسے کنفیوژ دیکھ کر وہ مزید بولیں۔اور آخر میں طنز بھی کر گئیں۔

اماں ٹھیک ہے۔"وہ منمنائی۔ "

ہاں ہاں ٹھیک ہے۔"آسیہ بیگم بھی خوش ہوتی باہر گئیں۔ "

پیچھے وہ لمبی سانس خارج کرتی آنکھیں بند کر گئی۔انسان کیا سوچتا ہے اور کیا ہو جاتا ہے۔اس نے یہ سب نہیں سوچا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

آج اسکے رشتے کی ہاں ہو گئی تھی۔وہ کمرے میں بغیر کسی جذبے کے بیٹھی تھی۔جب ناہید داخل ہوئیں۔

کیا بات ہے نور؟"انہوں نے نور کا چہرہ ہاتھوں میں پیالے کی صورت لیا۔ "

کچھ نہیں۔آپ کب آئیں؟"اس نے اپنا چہرہ نارمل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ "

جب تم افسردہ بیٹھی تھی۔"انہوں نے بھی ویسے ہی جواب دیا۔"اب بتاؤ کیا خوش نہیں ہو " اس رشتے سے؟ "

خالہ آپ کو پتہ ہے نا میری کتنی خواہش ہے کہ میرا شوہر پولیس آفیسر ہو!"اس نے جس " طرح کہا۔ناہید ہنس دیں۔

انسان کی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی۔سب خواہشات پوری ہونے لگیں تو انسان مانگے گا کیا؟ " "وہ غور سے سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

" دیکھو نور! شادی تو کرنی ہے نا۔اور تمہارے بابا کی بھی خواہش تھی کہ تمہاری شادی کسی ایسے شخص سے ہو جو تمہیں خوش رکھے۔اور تم ارمان کے ساتھ خوش رہو گی۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے سمجھا رہی تھیں۔

" امی ہوتی تو کتنا خوش ہوتیں نا!" ان کے گلے لگتے وہ نم آنکھوں سے بولی۔

" ہاں۔وہ اور تمہارے بابا کتنا خوش ہوتے۔لیکن تمہاری اماں بھی تو ہیں۔"

" جی۔" وہ بس سر ہلا کر رہ گئی۔خواب ٹوٹ رہے تھے۔بکھر رہے تھے۔وہ سمیٹنا چاہتی تھی۔ لیکن ڈرتی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

اس کی شادی ارمان ملک سے ہوئی تھی۔وہ خوش تھی۔آج وہ دعوت پہ آئے تھی اپنی اماں کے گھر۔کھانے کی میز پہ سب موجود تھے،سوائے ام مریم کے۔اس کی کمی نور کو شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

اماں اس کی طبیعت زیادہ خراب ہے تو میں دیکھ آتی ہوں۔" وہ اٹھنے لگی جب ارمان نے بیٹھا " دیا۔

کھانے کے درمیان اٹھ کے مت جاؤ نور۔"اس کی آواز میں تھوڑی سختی تھی۔جسے نور نے " محسوس کیا تھا لیکن آسیہ بیگم ہنوز کھانے میں مصروف رہیں۔

جی۔"شادی کے ایک سال بعد بھی وہ اسکے اس لہجے کی عادی نا ہوئی تھی۔وہ دھوپ چھاؤں " سا شخص تھا۔کبھی بہت اچھا تو کبھی غیر سا لگتا تھا۔وہ سانس خارج کر کے رہ گئی۔

کیا بات ہے مریم؟ میں جب آتی ہوں تم کمرے میں ہوتی ہو۔" کھانے کے بعد وہ مریم سے " ملنے آئی۔

"نہیں آپا ایسی بات نہیں ہے۔" اس نے دل سے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔ نور کے دل کو کچھ ہوا۔

"اپنی آپا کو نہیں بتاؤ گی؟ اب تم مجھ سے بھی باتیں چھپاؤ گی؟" اسے اپنے ساتھ لگاتی نور نم لہجے میں بولی۔

"آپا آپ خوش ہیں؟" جانے اس کے لہجے میں کیا تھا کہ نور ٹھٹکی۔ لیکن جلد سنبھل گئی۔

"ہاں مریم۔ تم نے کیوں پوچھا؟"

"کیسی کو مریم؟" ابھی وہ کچھ کہتی کہ ارمان کمرے میں داخل ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" اس نے ہلکی آواز میں کہا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں پیاری لڑکی۔" مسکراتے کہتا وہ آگے بڑھا۔ "نور تمہیں آنٹی بلا رہی ہیں۔" ساتھ ہی آسیہ بیگم کی آواز بھی ابھری تھی۔

ارے کہاں۔میں تم سے باتیں کرنے آیا ہوں۔"مریم کو باہر جاتا دیکھ ارمان اسکا راستہ روک " گیا۔

میرے راستے سے ہٹیں آپ"اس نے اپنی آواز پہ قابو کرنے کی کوشش کی۔ "

اگر تم نے منہ سے بھاپ بھی نکالی تو جانتی تو ہو گی کہ میں کیا کر سکتا ہوں!"اس کی آنکھوں " میں واضح شیطانی تھی۔

آپ جائیں یہاں سے۔"اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔اسے ایک نظر دیکھتے وہ باہر چلا " گیا۔اور مریم چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے لگ گئی۔کس کو بتاتی اس کا اصل چہرہ۔

آج وہ ارمان کے لیے کچھ بہت خاص اپنے ہاتھوں سے بنا رہی تھی۔ شادی کے دو سالوں بعد ان کے گھر خوشخبری آئی تھی۔ ارمان اور نور بہت خوش تھے۔ ارمان کا رویہ بھی اس کے ساتھ اچھا ہو گیا تھا۔ وہ خوش تھی۔ جب کچن میں مہرین داخل ہوئی۔ ایک نظر تنفر سے اسے دیکھا اور فریج سے پانی نکالنے لگی۔

لگتا ہے شوہر کو قابو کرنے کے لیے خاصی محنت کو رہی ہے۔" اس کا لہجہ مذاق اڑاتا تھا۔ اس " نے خود کو لاتعلق ظاہر کیا۔

اچھی بات ہے۔ لیکن نورِ صباح تم جتنی بھی محنت کر لو۔ تم سے میں ارمان ملک کو چھین لوں " گی۔ دیکھنا تم۔" اس بار اسکا لہجہ کاٹ دار تھا۔

تمہارے پاس اور کوئی کام نہیں ہے سوائے دوسروں کے شہروں کے پیچھے لگنے کے." بڑی " معصومیت سے سوال کرتی اسے آگ لگا گئی۔

جس بات کی تمہیں اکڑ ہے نا میں اس بات کو ہی ختم کر دوں گی نور۔ پھر کیا کہو گی تم؟" طنزیہ " مسکراہٹ سے کہتی باہر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کی پریگنینسی ابھی چار ماہ کی تھی جب مہرین کی چالیں شروع ہو گئی تھیں۔وہ جان بوجھ کر ارمان کے آنے پہ اسے بولتی تھی۔ کبھی کھانے میں مرچ زیادہ تیز کر دیتی اور الزام نور پہ آجاتا۔

تم چاہتی کیا ہو آخر مہرین؟"اسکی حرکتوں سے تنگ آکر نور نے آج اس سے بات کرنے کا " سوچا۔ایک تو وہ اپنے گھر میں تکتی نہیں تھی۔

میرا مسئلہ تم ہو۔"بغیر کوئی لحاظ کیے وہ نہایت بدتمیزی سے بولی۔ "

تم اپنے گھر رہا کرو مہرین۔ بار بار یہاں مت آجایا کرو۔"وہ بھی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔ "

تم ہوتی کون کو مجھے اس گھر میں آنے سے روکنے والی۔"وہ غصے سے اسکے قریب آئی۔نور دو " قدم پیچھے ہوئی۔

میں تمہاری ساری زندگی عذاب بنادوں گی۔تم نے ارمان کو چھینا۔"وہ شیطانی مسکراہٹ " کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔

میں تم سے تمہاری زندگی چھین لوں گی۔" کہتے اس نے نور کو دھکہ دیا جو سیدھا زمین پہ " گری۔پھر سارا گھر نور کی چیخوں سے گونج اٹھا۔وہ زمین پہ بیٹھی تڑپ رہی تھی۔جب مسز عباد کمرے سے کچن میں آئیں۔اسے دیکھتے ہی تڑپ کے نور کا سر اپنی گود میں رکھا۔جو درد کی شدت سے تڑپ رہی تھی۔

کیا ہوا خالہ ؟"مہرین جوان کے آنے سے پہلے کچن سے بھاگ گئی تھی فورا آئی۔ "

ارمان کو فون کرو۔جلدی کرو۔"مسز عباد اسکی چیخوں کو سنتی چلا کر بولیں۔مہرین آرام سے " گئی اور ارمان کو فون کرنے لگی

۔اندر کچن سے نور کی آوازیں مدھم ہونے لگی تھیں۔وہ بے ہوش ہو رہی تھی۔ایک فاتحانہ مسکراہٹ مہرین کے لبوں پہ آئی۔

وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔نور کا حمل ذائع ہو گیا تھا۔وہ ہوش میں آنے کے بعد مسز عباد کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی۔پاس صوفے پہ ارمان بھی سر ہاتھوں پہ گرائے بیٹھا تھا۔جب مہرین نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔"ارمان سب ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ سر ہلا کر رہ گیا۔جبکہ اسکے دل میں سکون اترا تھا۔نور کو تکلیف میں دیکھ کر۔نور مسلسل رو رہی تھی۔وہ گھر آ گئی تھی۔ارمان اس کا خیال رکھتا تھا لیکن انداز اب پہلے جیسا نہیں تھا۔وہ خاموش تھا۔وہ چاہتی تھی کہ وہ کچھ بولے۔پر وہ چپ کا روزہ رکھے ہوئے تھا۔وہ اکثر گھر سے باہر ہوتا تھا۔آج وہ اپنی

امی کے گھر رہنے آئی تھی۔ یہ بھی اسی کی ضد تھی ورنہ آسیہ بیگم نے اس خبر کے بعد بھی اسے اپنے پاس رکنے کا نہیں کہا۔ وہ جیسے بوجھ اتار کر پھینک چکی تھیں۔ وہ گہری نیند میں تھی جب کھڑکی کے پاس ہوئی آواز پہ اسکی آنکھ کھلی۔ اسے کچھ غیر ضروری سا محسوس ہوا تھا۔ یہاں سے دیکھنے کی بجائے وہ باہر گئی۔ باہر جاتے ہی اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ "میری جان! ۔۔۔ مریم۔۔۔" وہ تڑپ کے اسکے پاس آئی۔ جس کے پیٹ سے خون نکل رہا تھا۔ بے یقین نگاہوں سے اس نے پاس کھڑے ارمان کو دیکھا۔ یہ سب کیا تھا؟ اس کا سر گھومنے لگا تھا۔ مریم تڑپ رہی تھی۔ "آ۔۔۔ آپا۔۔۔۔ مجھے بچا لیں۔۔۔۔ مجھے مرنا۔۔۔ ن۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔۔ نہیں ہے۔" بے ربط الفاظ ادا کرتی وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ نور کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا۔ "تمہیں کچھ نہیں ہو گا مریم۔ میں ابھی آتی ہوں۔" وہ اٹھ کر آسیہ بیگم کو بلانے لگی۔ سارے ہسپتال بھاگے تھے۔ اس کی حالت نازک تھی۔ ہسپتال پہنچ کے اسے ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔ آسیہ بیگم مسلسل رونے کے ساتھ نور کو کوس رہی تھیں۔ تھوڑی دیر میں ڈاکٹر نے انہیں جو خبر دی وہ ان کے لیے عذاب تھی۔ مریم کا آپریٹ ہونے کے باوجود زخم اتنا گہرا تھا کہ اسکی جان بچانا مشکل تھا۔ نرس نے نور کو اندر جانے کی اجازت دی۔ "آپ کو پیشنٹ بلا رہی ہیں۔ آپ مل

لیں ان سے۔" وہ دھیمے قدموں سے اسکی طرف بڑھی۔ "آ۔۔۔آپا" تکلیف اسکے چہرے سے عیاں تھی۔ نور آگے بڑھتے اسکا ماتھے پہ پیار کرتی رونے لگی۔ "مجھے چھوڑ کے مت جانا مریم۔" مریم تکلیف سے مسکرائی۔ "آپا۔۔۔وہ ارم۔۔۔ ارمان بھائی۔۔۔۔وہ اچھے نہ۔۔۔ نہیں ہیں۔" تکلیف ہونے کے باعث وہ اٹک کے بول رہی تھی۔ نور ساکت ہوئی۔ اس نے دعا کی کہ جو کچھ اس نے گھر میں دیکھا تھا وہ سب جھوٹ ہو۔ "میں نے۔۔۔ان کی۔۔۔ بات۔۔۔ نہیں۔۔۔ما۔۔۔مانی۔۔۔تو انہوں نے۔۔۔مجھے مارنے کی کوشش۔۔۔ کی۔" اسے تکلیف ہو رہی تھی۔ اور نور کو لگا کہ کسی نے بڑی اسکے دل میں گھونپ دی ہے۔ "وہ اچھے۔۔۔اچھے۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہیں۔۔۔" اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔ اس نے ڈاکٹرز جو بلایا۔ لیکن مریم اس دنیا سے چلی گئی تھی۔ اسے اپنا راز دار بنا کے۔ ایسا راز جو اسے اندر ہی اندر سے کھا رہا تھا۔

وہ سر دونوں ہاتھوں میں گرائے کہنیاں ٹیبل پہ رکھے بیٹھا تھا۔اس کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا لیکن تاثرات جانے جا سکتے تھے۔وہ مزید برداشت نہیں کر سکا تو ناہید کو کال کر گیا۔اور جو کچھ اس نے سنا تھا وہ سب اسکا سانس روکنے کو کافی تھا۔

سر ایک اہم خبر سامنے آئی ہے۔"وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب علی اسکے سامنے آیا۔اس نے " فقط سر اوپر اٹھایا تھا۔

سر ارمان ملک پاکستان آگیا ہے۔"وہ بری طرح چونکا تھا۔"اب وہ ہم سے بچ نہیں سکتا۔" " علی پرجوش سا اسے بتارہا تھا اور ایس پی احتشام کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں۔

بہت خوب۔"اب تو کافی حساب بھی نکل آیا تھا۔ "

لیکن سر ایک مسئلہ ہے۔کوئی ہمارے علاوہ بھی اسے ٹریس کر رہا ہے۔یقیناً اسے بھی ارمان " ملک کے پاکستان آنے کی خبر مل گئی ہوگی۔لیکن ہم پتہ نہیں لگا سکے۔"پریشانی سے کہتے علی کی

آواز آخر میں مدھم ہوئی تھی۔احتشام کے چہرے پہ مسکراہٹ آکے ٹھہر گئی۔رات کے بعد سے وہ پہلی دفعہ اب مسکرایا تھا۔

تم چھوڑدو علی۔وہ جو بھی ہے میں خود دیکھ لوں گا۔"کہتا وہ اٹھ گیا۔علی بھی سلوٹ مارتا چلا گیا۔ "

وہ گھر آیا تو حسب معمول نور صباح لاؤنج میں چائے کا مگ تھامے غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔وہ قدم قدم چلتا بغیر کسی آہٹ کے اسکے قریب آیا۔دھیرے سے اسکے ہاتھ سے کپ پکڑے اپنے لبوں کو لگا گیا۔

یہ کیا تھا؟"سب اتنی جلدی ہوا کہ وہ سمجھ بھی نا سکی۔ "

کیسی ہو بیوی؟"خوشگوار لہجے میں کہتا وہ نور کو آگ لگا گیا۔ "

ایس پی۔۔۔"وہ دانت پیستے بولی۔ "

جی ایس پی کی جان"تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اسی کے انداز میں بولا۔ "

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ تم اپنی حد میں رہا کرو۔"کپ پکڑنے کے ہاتھ آگے بڑھایا جسے وہ " تھام گیا۔

ارے بیوی ہاتھ پکڑنا تھا تو بول دیتی۔غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے اپنے معصوم شوہر پہ۔" "

ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑے دوسرے سے اسکی چائے پیتے وہ اسے زہر لگا تھا۔

معصوم شوہر،اور تم۔میں آنٹی کو بلاتی ہوں تم مجھے تنگ کر رہے ہو۔"وہ اٹھنے لگی لیکن " احتشام نے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتے اسے واپس بٹھایا۔

آنٹی کے بیٹے کو بھی دیکھ لو۔"جس انداز سے وہ بولا تھا اسے نا چاہتے ہوئے بھی اسے ہنسی آ " گئی۔جسے چھپانے کی اس نے ناکام کوشش کی۔

اپنی حرکتیں ٹھیک کرو ایس پی صاحب۔یہ نا ہو کہ سسپینڈ کر دیے جاؤ۔" مسکرا کے کہتی وہ اٹھ کے اندر چلی گئی۔

پیچھے وہ مسکراتے دہائی دے کے رہ گیا۔

" ظالم بیوی تھوڑی دیر بیٹھتی بھی نہیں ہے اور نا دیکھنے دیتی ہے۔ "

وہ آفس میں بیٹھی کام میں مصروف تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی اور کوئی اندر داخل ہوا۔

نور نے اندر آنے والے کو سرسری نگاہ اٹھا کے دیکھا۔اور وہ پتھر کی ہو گئی۔

" میں اپنے پورے ہوش و حواس میں۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

" کیسی ہو مریم؟ "

" پیاری لڑکی۔۔۔۔ "

" آپا مجھے بچا لیں۔۔۔۔ "

" آپا وہ ارمان بھائی اچھے نہیں ہیں۔۔۔۔ "

" میں نے ان کی بات نہیں مانی۔۔۔۔ "

" آپا مجھے مرنا نہیں ہے۔۔۔۔ "

کیسی ہو نور؟" دراز قد پہ کالے رنگ کا پینٹ کوٹ پہنے، بازو کہنیوں تک موڑے وہ قدم " قدم چلتا اس کے پاس آیا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" نور زور سے چیخی۔ "

آہستہ بیوی۔۔۔اوہ، سابقہ بیوی۔" کانوں میں ہاتھ رکھتے وہ کرسی پہ بیٹھا اسے زہر لگ رہا تھا۔ "

" تم یہاں کیوں آئے ہو؟ "اسکی آنکھوں میں غصہ تھا۔ کشیسے سامنے بیٹھے شخص کو سالم نگل لے گی۔

" مجھے پتہ لگا کہ تم مجھے فالو کر رہی ہو۔ میرے کر کام پہ نظر رکھے ہوئی ہو۔ تو میں نے سوچا کہ میں خود جا کے اپنا دیدار کرواآؤں۔ "تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اسے دیکھتے بولا۔

" جسٹ گیت لاسٹ۔۔۔ "وہ اس بار اتنی زور سے چیخی کہ سر میں درد کی لہر اٹھی تھی۔

" جا رہا ہوں۔ میں تو بس ملنے آیا تھا تم سے۔ سنا ہے تم نے ایس پی سے شادی کی ہے۔ "اور اس نے کس سے سنا ہو گا یہ وہ جانتی تھی۔

" اٹس نن آف یور بزنس۔۔۔ "ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ برداشت کر رہی تھی۔

" ہے ڈارلنگ۔۔۔ تم اس ایس پی کے ساتھ مل کر جو بھی کر رہی ہو میں اس میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا تمہیں۔ "مسکراہٹ ختم ہوئی تھی۔ اب اسکے چہرے پہ فقط سنجیدگی تھی۔

" تم اگر یہاں سے نا گئے تو میں پولیس کو بلاؤں گی۔ "ارمان اسکی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔ وہ زور کا قہقہہ لگا گیا۔

مطلب اپنے سابقہ شوہر کے سامنے، اپنے شوہر کو بلانے کی دھمکی دے رہی ہو؟"نور کا پارہ "
ہائی ہوا۔

سیکیورٹی۔۔۔"وہ زور زور سے چیختی آوازیں دے رہی تھی۔ "

ابھی جارہاہوں لیکن دوبارہ ملاقات ہوگی۔"کہتا وہ باہر گیا۔نور کرسی پہ ڈھے سی گئی۔ "

---

www.novelsclubb.com

نور وہ امی کہہ رہی تھیں کہ۔۔۔"احتشام آفس کا دروازہ کھولتے اندر آیا۔وہ جو اپنی لے پہ "
بول رہا تھا۔اسکی خالی کرسی کو دیکھتے چپ ہو گیا۔پھر صوفے پہ بیٹھ کے انتظار کرنے لگا۔

سر آپ۔"ابھی اسے کچھ وقت گزرا تھا۔جب ایک گارڈ اندر آیا۔ "

"سر میم آفس سے چلی گئی ہیں۔"گارڈ نے اطلاع دی۔وہ حیران ہوا۔کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مسز حسن نے اسے کال کی تھی تب وہ اسکی بوتیک کے پاس تھا۔

"کب گئی ہیں۔"اس نے سنجیدہ چہرے سے سوال کیا۔

"سر جب وہ صاحب گئے تھے۔اس کے فوراً بعد ہی میم بھی بوتیک سے نکل گئی تھیں۔"

"کون سے صاحب؟"وہ حیران ہوا۔دماغ کچھ غلط ہونے کا اندیشہ دے رہا تھا۔لیکن دل نے نفی کی۔

"میں نام نہیں جانتا۔لیکن وہ جب آئے تھے تو میم چیخ رہی تھیں۔ان کی لڑائی ہوئی تھی۔" اس نے سب بتادیا۔احتشام نے آنکھیں ضبط سے موند لیں۔

"صاحب میں جاؤں؟"اسے خاموش آنکھیں موندے دیکھ کر گارڈ بولا۔

"جب وہ آفس میں تھا تو تم لوگ کہاں تھے۔اپنی ڈیوٹی ٹھیک سے نہیں کر سکتے؟کوئی بھی ایرا غیرا میری بیوی کے آفس آجائے گا اور تم لوگ دیکھتے رہو گے؟"وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ بوتیک پہ کام کرتے سارے لوگوں کو سانپ سونگھ گیا۔

آئندہ اگر لاپرواہی کی یا وہ شخص مجھے آفس میں نظر آیا تو تم سب کو تھانے کی ہوا لگواؤں گا۔" "

اسی انداز میں کہتا وہ باہر بھاگا۔

صدر دروازے پہ بیٹھے گارڈ سے پوچھتے وہ دائیں جانب بھاگا۔ راستے میں آتے تمام پارک، دکانیں اور گلیاں وہ دیکھ چکا تھا۔ اسکا دل زور سے ڈھڑک رہا تھا۔ اسکی پوزیشن سے وہ واقف تھا۔ وہ اپنی بہن کی موت کا قصوروار اپنے آپ کو بھی سمجھتی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ وہ خود کو کچھ نا کر لے۔ دل میں دعائیں پڑھتا وہ ایک ایک گلی، دکان، مال اور پارک دیکھ رہا تھا۔ جب اسے آخری گلی کے اندر موجود پارک میں وہ بیٹھی دکھائی دی۔

ایس پی احتشام حسن کے اندر کسی نے جیسے نئی روح پھونک دی تھی۔ وہ تیز قدموں سے اسکے پاس گیا۔ وہ جو سر جھکائے بیٹھی تھی اسکے آنے پہ بھی ٹس سے مس نا ہوئی۔ احتشام نے ہاتھ آگے بڑھا کے اسکے گود میں موجود ہاتھ کو تھاما۔ ایک آنسو تھا جو احتشام کے ہاتھ کی پشت پہ گرا تھا۔ اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کیں۔

www.novelsclubb.com

تمہاری آنکھ سے گرا ہر ایک آنسو مجھے یہاں تکلیف دے رہا ہے۔"اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے " دل کے مقام پہ رکھا۔وہ اب آواز سے رونے لگی۔

نورِ صباح کیوں مجھے تکلیف دے رہی ہو؟"وہ بے بسی سے بولا۔آج سے پہلے اس نے اپنے " آپ کو کبھی اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا۔

میں کچھ نہیں کر سکی۔میں مریم کو نہیں بچا سکی۔میں خود کے ساتھ ہوئی زیادتی کے خلاف " آواز نہیں اٹھا سکی۔"وہ رو رہی تھی۔جب احتشام نے اسے خود سے لگا یا۔

ہششش۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔تم پر " سکون رہو۔"وہ اسے خود سے لگائے آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔اس نے اسے رونے دیا۔

اور جب آپ کو کسی اپنے کے گلے لگ کر رونے کا موقع ملے تو رو لینا چاہیے۔وہ جو آپ کو جج نہیں کرے گا اور آرام سے سمیٹ لے گا۔

کافی دیر رونے کے بعد وہ سیدھی ہوتی اس سے الگ ہوئی۔نظر اسکی شرٹ پہ گئی جو گیلی تھی۔ اسے شرمندگی ہوئی۔

"دیکھو تم نے رو کے اپنا نقاب اور میری شرٹ دونوں گیلی کر دیں۔" وہ افسوس سے بولا۔ اور یہاں ساری شرمندگی اڑن چھو ہوئی۔

"ایس پی میں نے نہیں کہا تھا ساتھ لگاؤ۔" وہ غصے سے دانت پیستی بولی۔ چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"ہاں تم نے نہیں کہا تھا لیکن اگر کوئی لڑکی رو رہی ہو تو اسے چپ بھی نا کراؤں؟" وہ معصومیت سے بولا تو نور کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔

"تم ہر روتی لڑکی کو ایسے چپ کرواتے ہو؟" اس نے حیرت و غصّے کے ملے جلے تاثرات سے سوال کیا۔

"ابھی تک کوئی موقع ہی نہیں ملا کسی لڑکی کو چپ کروانے کا۔" معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے وہ افسردہ لہجے میں بولا۔

"بہت افسوس ہو رہا ہے ایس پی۔۔۔" اس کے لہجے میں واضع وارنگ تھی۔

"ہاں! تم کہو تو محلے کی لائبہ کو۔۔۔" ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی جب نور اس کی بات کاٹ کے بولی۔

"اپنی حد میں رہو ایس پی۔ ورنہ میں تمہاری جان نکال دوں گی۔" غصے سے بولتی وہ کھڑی ہو گئی۔

"یار تم پہلی بیوی ہو جو شوہر کو حد میں رکھنا چاہتی ہے۔" وہ اب بھی باز نہیں آ رہا تھا۔

"تو میرے شوہر کو کون سے کیڑے کاٹ رہے ہیں؟" وہ غصے سے بولی تھی۔ اس کے 'میرے شوہر' بولنے پہ وہ دل سے مسکرایا تھا۔ ارمان کی باتیں، اسکا نور سے ملنا، نور کا رونا۔ سب کہیں دور چلا گیا تھا۔ اسے اسکا میرا شوہر کہنا بہت اچھا لگا تھا۔ ایک کی آنکھوں میں غصہ اور جیلسی تھی جبکہ مقابل کی آنکھوں میں صرف ایک چہرہ تھا۔

"گھر چلیں؟" سر جھٹکتا وہ مسکرا کے بولا۔

"تو میں نے کون سا ساری رات ایس پی کے ساتھ سڑکوں پہ گزارنی ہے۔۔۔ اب مسکرا رہا ہے۔" آخر میں بڑبڑاتی وہ آگے بڑھی۔ اس کی بڑبڑاہٹ سنتے اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

وہ بیڈ پہ بیٹھا فائلز پہ سر جھکائے کام کر رہا تھا۔ کچھ رپورٹس اور معلومات دیکھنی تھیں اسے جو علی نے اس کے حوالے کی تھیں۔ ارمان کے خلاف پکے ثبوت مل سکتے تھے۔ جب کہ نور اسکے بالکل سامنے صوفے پہ بیٹھی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی۔ کافی دیر گزر گئی تھی جب احتشام کی آواز آئی۔

"باز آجاؤ نورِ صباح! مجھے کام کرنے دو۔ تمہاری نظروں کی وجہ سے میرا دھیان کام میں نہیں لگ رہا۔" نور کی آنکھیں حیرت سے مزید بڑی ہوئیں۔ اس آدمی کی کتنی آنکھیں تھیں؟ یااللہ! وہ تب سے کتاب لے کر بیٹھی تھی لیکن اسے دیکھتے ہی اسکا دھیان کتاب پہ دوبارہ نہیں گیا تھا۔ اور اب اتنی دیر بعد وہ اسے بول رہا تھا کہ نا دیکھو۔ افف۔۔۔۔ یہ آدمی۔

"میں تمہیں نہیں دیکھ رہی تھی کتاب پڑھ رہی تھی۔" اس نے لہجہ مضبوط بنایا۔

"پولیس والے کی نظروں کو چیلنج مت کرو بیوی۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔۔ہاں۔۔۔مجھے کچھ پوچھنا تھا۔"اس سے پہلے کوئی جواز نا بن پایا پھر خود ہی "
سوال کر گئی۔

ہاں بولو۔"وہ اب چلتا ہوا اسکے پاس بیٹھ گیا تھا۔ "

وہ مجھے ارمان ملک کیس کا پوچھنا تھا۔تم نے بتایا نہیں۔"وہ اسکے سوال پہ خاموش ہو گیا۔ "

نور تم اس سب سے دور رہو۔میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی خراش بھی آئے۔"وہ دھیمی "
آواز میں بولا۔

قصاص میرا حق ہے احتشام۔یہ حق مجھے اللہ نے دیا ہے۔"بولتے اس نے اپنے ہاتھوں کو "
دیکھا۔

میں لوں گا تمہاری ساتھ ہوئی ہر زیادتی کا بدلہ۔مجھ پہ یقین کرو۔"اس کا ہاتھ دباتے وہ بولا۔ "
نور نے نظریں اس کے چہرے پہ کیں۔پھر اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

یہ میری بہن کے ساتھ ہوئی زیادتی کا بدلہ ہو گا احتشام۔وہ مجھے نہیں بھولتی۔میں اسکو بچا "
نہیں سکی یہ گلٹ مجھے اندر سے کھا جائے گا۔"وہ نم لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"مجھ پہ یقین کرو نورِ صباح!" وہ مضبوط پُر یقین لہجے میں اسکا ہاتھ تھامے تھوڑا قریب جھکا۔

"اپنی بہن کا قصاص میں لوں گی۔ میرا بدلہ تم لو گے۔" اس نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"کیوں ایس پی اپنی بیوی کا بدلہ لو گے نا؟" وہ مسکرا کے بولی۔ اور احتشام کی ساری دنیا رک گئی۔ وہ اسکے نزدیک مسکرا رہی تھی۔ اسکی آنکھیں خوبصورت تھیں یا اسکی مسکراہٹ یا اسکے گال کا تل۔ وہ فیصلہ نا کر پایا۔ احتشام حسن کا دل بے بس ہوا تھا۔ محبت کا آغاز ہوا تھا۔ اس نے اعتراف کیا تھا کہ یہ لڑکی اسکا کل اثاثہ ہے۔

"او۔۔۔ ہیلو۔۔۔" نور نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آیا۔

"ایس پی کہاں کھو گئے؟" وہ اسے دیکھتی بولی۔ اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ کہاں کھو گیا تھا۔ اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اس نے اپنے آپ کو نارمل کیا۔

"ہاں!۔۔۔ چلو تمہیں کیس کی ڈیٹیلز دکھاؤں۔" وہ دونوں بیڈ کی سمت گئے۔ احتشام نے جگہ بناتے اسے بیٹھایا اور کیس کی فائلز دکھانے لگا۔

اسکا دل کام پہ نہیں لگ رہا تھا تو وہ بوتیک سے نکل گئی۔پیدل ہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔جیسے کسی گہری سوچ میں ہو۔نکلنے سے پہلے اس نے ایک میسج ٹائپ کیا تھا۔اب کافی چلنے کے بعد وہ ایک پارک میں داخل ہوئی اور بینچ پہ نگاہیں اپنے ہاتھوں پہ جمائے بیٹھ گئی۔اسے اندازہ نہیں ہوا کہ کتنا وقت گزر گیا ہے۔

"ہاتھوں کی لکیروں پہ نہیں دل پہ نام ڈھونڈنے کی عمر ہے بیوی!"احتشام شرارت سے کہتے اسکے پاس بیٹھا۔

"تم کب آئے؟"وہ چونکی۔

"جب تم میرے بارے میں سوچ رہی تھی۔"جواب آرام سے آیا تھا۔وہ آسودگی سے مسکرا دی۔

"خوش فہمی لے ڈوبتی ہے ایس پی۔"وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

کم از کم غلط فہمی تو نہیں ہے۔"وہ سنجیدہ ہوا۔اس نے ایک نظر احتشام کو دیکھا۔پھر دوبارہ "
نظریں ہاتھوں کی لکیروں پہ جمادیں۔

دل سکون میں کیوں نہیں آتا احتشام! مشکل میں کیوں بے سکون رہتا ہے؟"تھوڑی دیر کی "
خاموشی کے بعد اسکی آواز ابھری۔وہ اب بھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی اور احتشام اسے۔

کیونکہ آزمائش کے وقت دل اللہ سے جڑنا چاہتا ہے۔لیکن بدلے میں ہم اپنے دل کے ساتھ "
ظلم کر جاتے ہیں۔"نرم لہجہ تھا۔

کیسا ظلم؟"اس نے پوچھا۔ "

ہم اسے پریشانیوں میں ہی الجھائے رکھتے ہیں۔ہم مشکل وقت میں دل کو کبھی یہ سوچنے ہی "
نہیں دیتے کہ ایک ذات ہے جو ہماری اس آزمائش سے بڑی ہے۔جس وقت اللہ پہ توکل کرنا
چاہیے اس وقت ہم پریشان ہونے لگتے ہیں۔اللہ نے یہ تو کبھی نہیں کہا کہ آزمائش تم تک نہیں
آئے گی۔بلکہ آزمائش ہی ہے جو ہمارا اصل سامنے لاتی ہے۔اس وقت میں دل کو اللہ کی یاد سے

بھر دینا چاہیے۔تاکہ پریشانی اور آزمائش کا مقابلہ کر سکیں۔" وہ خاموش ہوا تھا۔وہ کیوں خاموش ہوا تھا۔

اللہ کی یاد سے کیسے بھریں؟ میں نماز بھی پڑھتی ہوں اور قرآن بھی پڑھتی ہوں۔" اسے اسکا " خاموش ہونا برا لگا تھا۔اسیے سوال کر گئی۔اسکے سوال پہ مسکرایا۔

تسبیح سے۔تسبیح سے اللہ کی یاد کو دل میں بھرا جاتا ہے۔تسبیح کرنے والوں کو فرشتے ڈھونڈتے " ہیں اور ان کا ذکر آسمانوں میں ہوتا ہے۔تسبیح ایک ایسی چیز ہے جس سے ہم اللہ سے چلتے، پھرتے، جاگتے اور کام کرتے جڑے رہتے ہیں۔انسان کو یہ احساس کر وقت ہوتا رہتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔اس کے پاس موجود ہے۔پھر اس احساس کے بعد اسے ڈر نہیں رہتا۔" وہ کہہ کر خاموش ہوا۔دل نے آواز دی کہ وہ یوں ہی بولتا رہے۔اسکے زخموں میں مرحم لگاتا رہے۔اور پھر الفاظ سے بڑا کوئی مرحم نہیں ہوتا۔اور الفاظ سے بڑا کوئی زخم بھی نہیں ہوتا۔جو روح کو گھائل کر دیتا ہے۔یہ الفاظ ہی ہوتے ہیں جو انسان کو زندہ رکھنے اور مارنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"تم نے ایسی باتیں کہاں سے سیکھیں احتشام؟" وہ آسودگی سے مسکرائی۔اس بار اسکی آنکھیں بھی مسکرائیں تھی۔

"کیسی باتیں؟" وہ الجھا۔

"یہی۔۔۔مرحم رکھنے والی، پُر سکون کر دینے والی اور یقین کرنے پہ مجبور کر دینے والی۔" وہ آہستہ سے بولی تو وہ مسکرایا۔

"اللہ کی باتیں ہمیشہ مرحم کا کام کرتی ہیں۔دل کو پُر سکون کر دیتی ہیں اور اللہ کی ذات پہ یقین کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔پتہ ہے کیوں؟" جواب دیتے ہی سوال کیا۔وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"کیونکہ اللہ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتا ہے۔اگر تمہیں اسکی باتیں پُر سکون کرتی ہیں، مرحم رکھتی ہیں اور اس پہ یقین کرنے پہ مجبور کرتی ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ بھی مجھ پہ اتنا ہی اعتبار کرے یقین کرے جتنی میں اس سے

محبت کرتا ہوں۔" اسکی آواز واقعی پر سوز تھی، لہجہ دھیما تھا۔ وہ ٹھہر ٹھہر کے بولتا تھا۔ نور نے سر ہلا دیا۔ وہ اب پُر سکون تھی۔

وہ سب آج ایک کمرے میں موجود تھے۔ جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایک بڑی گول سی لائٹ لگی تھی جو آس پاس کو روشن کیے ہوئے تھی۔ اسی لائٹ کی بالکل نیچے ایک ٹیبل پڑا تھا جس پہ کاغذات بکھرے پڑے تھے۔ اس ٹیبل کے ارد گرد تین افراد کھڑے تھے۔ جو آپس میں محو گفتگو تھے۔

سر مجھے لگتا ہے ہمیں اسے اسکے آفس کے باہر سے اریسٹ کرنا چاہیے۔ ایسے میں وہ کوئی " کاروائی نہیں کر سکے گا۔" علی نے مشورہ دیا۔

لیکن اگر ہم اسکی جگہ پہ ریڈ کریں تو وہاں سے ساری لڑکیوں کو اور جتنے مظلوم اس نے قید " کیے ہیں ہم انہیں چھڑوا سکتے ہیں۔" سر ابراہیم جو کہ ان کے سینیئر تھے انہوں نے بھی اپنی رائے دی۔

سر میں اس سے متفق نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں میں اسے ایسی جگہ سے پکڑوں جہاں پہ اس " نے اپنے گھناؤنے جرم کی شروعات کی تھی۔" وہ سنجیدہ مضبوط لہجے میں بولا۔

مطلب کیسی جگہ ؟" سر ابراہیم اور علی دونوں چونکے۔ "

سر میرے پاس ایک پلین ہے۔ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے اس پہ عمل کرنے " دیں۔" وہ بولا لیکن پلین نہیں بتایا۔

ٹھیک ہے۔ یہ کیس تمہارے ہینڈ آوور تھا۔ اور تمہیں جو مناسب لگے وہ کرو۔" انہوں نے " گہری سانس لی۔ وہ اپنے کام کے مطلق نہیں بتاتا تھا۔ وہ کر جاتا تھا پھر سب کو علم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دھیان رہے ایس پی احتشام! یہ کیس بہت اہم ہے بہت سے مظلوموں کی امیدیں اللہ کے بعد ملک کے محافظوں سے جڑی ہوتی ہیں۔ان میں کوتاہی مطلب ایمان میں کوتاہی ہے۔"اس نے سمجھ کے سر ہلایا ساتھ کی سلوٹ کیا۔

کیسی ہو بیگم ؟"احتشام مسکراتے ہوئے داخل ہوا۔وہ جو آرام سے بیٹھی مسز حسن سے باتیں کر رہی تھی چونکی۔

ٹھیک۔"اس کے طرزِ مخاطب پہ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی لیکن آنکھوں سے اسے گھوری سے نوازا۔

کیسے ہو بیٹا؟"مسز حسن مسکرا کر رہ گئیں۔

الحمدللہ۔"وہ ان کے ساتھ بیٹھتے بولا اور باتوں میں مصروف ہو گیا۔ "

نورِصباح چائے لادو کمرے میں۔"کہتا وہ کمرے میں چلا اور مسز حسن بھی سونے چلی گئیں۔ "

وہ چائے لے کر آئی تو وہ احتشام لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا۔چائے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے وہ جانے لگی تو وہ بول پڑا۔

کل آنٹی آسیہ نے کھانے پہ بلایا ہے۔"اطلاع تھی یا بم وہ حیرت زدہ رہ گئی۔ "

کیا ہوا؟"وہ کافی دیر کچھ نا بولی تو اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔جو ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔ "

امی نے بلایا ہے؟"اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔ "

ہاں اور لیٹ مت کرنا کیونکہ کل مجھے ایک اور ضروری کام بھی ہے۔"مصروف سے انداز میں کہتا وہ دوبارہ لیپ ٹاپ پہ جھک گیا۔وہ گہری سانس بڑھ کر رہ گئی۔ "

www.novelsclubb.com

وہ آج دوپہر ایک بجے ہی آسیہ بیگم کے گھر میں موجود تھی۔احتشام اسے چھوڑ کر ایک کام سے گیا تھا اور جلد آنے کا کہہ کر گیا تھا۔آسیہ بیگم اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھیں۔وہ بھی آرام سے جواب دے رہی تھی۔ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ کوئی گھر میں داخل ہوا۔

" السلام علیکم خالہ !"خوشگوار لہجے میں کہتا وہ کچن میں آیا۔اس آواز پہ نور کے اندر غصے کی شدید لہر اٹھی تھی۔

" وعلیکم السلام !آ گئے بیٹا۔"آسیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔نور نے شکوہ کناں آنکھیں ان کی جانب کیں۔

" مجھے تو آنا ہی تھا خالہ۔"نور پہ نظریں جمائے وہ بولا۔اس نے ارمان جو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

" اور سناؤ بزنس کیسا جا رہا ہے؟گھر میں سب کیسے ہیں؟"آسیہ بیگم کے پوچھنے پر وہ بولا۔

گھر میں سب اچھے ہیں اور بزنس بھی کمال کا جا رہا ہے میرا۔" نور سے برداشت نا ہوا تو کچن سے نکل گئی۔ اسکے بزنس والی بات میں دل کیا تھا کہ منہ توڑ دے ابھی لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

" کیسی ہو نور بی بی؟" وہ کچن سے نکل کر لان میں آگئی تھی کیونکہ اگر لاؤنج میں جاتی تب بھی وہ آ ہی جاتا۔ اس لیے وہ باہر لان میں احتشام کا انتظار کرنے لگی۔

" اب جواب بھی نہیں دو گی؟ پہلے تو خوب باتیں۔۔۔" ابھی وہ مزید بکواس کرتا کہ وہ چیخی۔

" اپنی بکواس بند رکھو۔ ورنہ زبان حلق سے نکال دوں گی۔" اسے دیکھتا وہ قہقہہ لگا گیا۔ نور اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی آگے بڑھنے لگی کہ وہ اسکا ہاتھ پکڑ گیا۔ اسے تو کرنٹ ہی لگ گیا تھا۔ نور کا ہاتھ اٹھا تھا اور ارمان ملک کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا۔ وہ اس حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا دو قدم پیچھے ہوا۔ نور بھی اس سے چار قدم کے فاصلے پہ ہوئی۔

آئندہ اگر تمہارا ہاتھ تو کیا تمہارا سایہ بھی میرے قریب آیا تو کھال ادھیڑ دوں گی۔"اسکی " آنکھیں شعلہ باز تھیں۔وہ حیران سا اسکا یہ روپ دیکھ رہا تھا۔اسے تو وہ ایک عام سی لڑکی لگی تھی۔بالکل ام مریم جیسی۔

مجھے مریم کی طرح مت سمجھنا۔جو تم سے ڈر کر کسی کو کچھ نہیں بتائے گی۔میں مسز احتشام " حسن ہوں بات بعد میں کروں گی گولی پہلے ماروں گی۔"اسکی بات اندر آتا احتشام سن چکا تھا۔ ایک جان لیوا مسکراہٹ اسکے لبوں پہ آئی تھی۔ارمان اسے غصے سے گھورتا جانے لگا جب ایس پی احتشام نے ایک ہی جست میں اسے پکڑ کر اسکے بازو پشت پہ زور سے کھینچے کہ وہ کراہ کے رہ گیا۔ احتشام نے نور کو اشارہ کیا۔اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

شروع ہو جاؤ بیوی!" کہتے ہیں اس نے ایک مکا ارمان کے منہ پہ مارا۔مکہ اتنا زور آور تھا کہ وہ " منہ کے بل نیچے گرا۔اس نے منہ سیدھا کیا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔نور ہاتھ میں پسٹل پکڑے کھڑی تھی۔

دیکھو۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتی۔"وہ اٹک اٹک کے بولا۔ "

کیوں، کیوں نہیں کر سکتی میں۔ تم میری بہن کا قتل کر سکتے ہو۔ لاکھوں لڑکیوں کی عزت " سے کھیل سکتے ہو لیکن میں تم سے اپنی بہن کا قصاص نہیں لے سکتی۔۔۔"وہ پھنکاری۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔ یوں مت کرو۔ دیکھو میں معافی مانگتا ہوں۔ مریم کے لیے بھی۔ تم مجھے مارنا " مت۔ مریم۔۔۔ مریم کے لیے۔۔۔۔"ابھی وہ بولتا کہ وہ چیخی۔

میری بہن کا نام اپنی گندی زبان سے مت لو۔"ساتھ ہی ٹریگر دبایا۔ ارمان کی چیخیں نکلی " تھیں۔ اور نور کے ہاتھ سے پسٹل پھسل کے گری۔ اس نے آنکھیں بند کیں۔

دو تین گولیوں کی آواز سن کر علی بھاگتا ہوا لان کی جانب آیا۔ احتشام نے ہاتھ میں پسٹل پکڑی تھی اور ارمان کے پاس پسٹل گری تھی۔

ڈیفنس کیس بنا دینا علی۔" علی سر ہلا کر چلا گیا۔ اس نے ایک نظر نور کو دیکھا اور گھر کے اندر " بڑھ گیا۔

احتشام حسن نور کو گھر چھوڑ کر سیدھا پولیس اسٹیشن گیا تھا۔وہاں سے ٹیم کو لے کر کچھ ضروری ہدایات کے بعد پولیس موبائل پہ وہ لوگ آسیہ بیگم کے گھر پہ آئے تھے۔اندر داخل ہوتے ہی وہ سب کو گھر چیک کرنے کا آرڈر دے چکا تھا جب لان کی بیک سائیڈ سے اسے نور کی آواز آئی۔اس نے اپنے قدم اس سمت بڑھائے تو نور کے الفاظ پہ اسکا اندر تک سرشار ہوا تھا۔ لیکن ساتھ ہی ارمان کو اسکے ساتھ دیکھتے خون کھول گیا تھا۔وہ آگے بڑھا۔اسے نور کا اور باقی معصوم جانوں کے ساتھ ہوئی زیادتی کا بدلہ لینا تھا۔

چاند کی چاندنی نے ہر ایک کو اپنی دھیمی روشنی کی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔وہ بالکونی کے دروازے کے پاس فرش پہ گھٹنے سینے سے لگائے ہاتھ باندھے بیٹھی دور آسمان پہ موجود چاند کو دیکھ رہی تھی۔جب احتشام حسن اسکے پاس تھوڑا فاصلہ رکھتے ہوئے بیٹھا۔

"کیسی ہو؟"آہستہ گھمبیر آواز دائیں جانب سے ابھری تو اس نے چہرہ موڑ کے اسے دیکھا۔

"سکون میں ہوں۔"واپس چہرہ آسمان کی طرف کرتے بولی۔کافی دیر خاموشی کا راج رہا پھر نور بولی۔

"میری کہانی سنو گے ایس پی۔"نور نے پوچھا اور ایس پی احتشام حسن تو نورِ صباح کو کوئی پہر سن سکتا تھا۔

"میں چھوٹی تھی جب ماما اس دنیا سے چلی گئیں۔میں بہت روتی تھی۔بابا بہت پریشان ہوتے تھے۔انہیں میری فکر رہتی تھی اور اس سب سے ان کا ایک دن بلڈ پریشر شوٹ کر گیا۔وہ ہاسپٹل گئے تھے۔میں اپنے ہوش میں ایک موت دیکھ چکی تھی اور مجھے بابا کو نہیں کھونا تھا۔اس لیے میں نے رونا چھوڑ دیا ان کے سامنے اور ان کا خیال رکھنے لگی۔پھر ایک دن خاندان کے

بڑوں نے بابا کی شادی اماں سے کروادی۔ وہ بہت اچھی تھیں لیکن جب ام مریم ہوئی تو ان کا دھیان مجھ سے کم ہو گیا لیکن جب مریم مجھ سے اٹیچ ہوئی تو اماں بھی مجھے توجہ دینے لگیں۔ میں خوش تھی اپنی زندگی میں۔ پھر ایک دن اماں نے میرا رشتہ اپنے بھانجے سے کروادیا۔ وہ اچھا تھا لیکن مجھے اچھا نہیں لگتا تھا یا شاید وہ واقعی اچھا نہیں تھا۔ نکاح کے بعد سب اچھا تھا۔ رخصتی کے بعد وہ طعنے دینے لگا۔ گھر آتا تھا تو مریم ڈرتی تھی۔ وہ کمرے سے باہر نہیں آتی تھی۔ میں حیران ہوتی تھی۔ پھر میں نے بھی اماں کے گھر آنا کم کردیا۔ لیکن ایک دن میں نے وہ منظر دیکھا جو مجھے خوابوں میں بھی ڈراتا ہے۔ میں نے ارمان ملک کو اپنی بہن کا قتل کرتے دیکھا۔ اس کی سانسیں اکھڑتی دیکھی ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے۔ اور مجھے اپنی بینائی پہ شک ہونے لگا۔" اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں اور کھولیں۔ وہ آسمان کو دیکھ رہی تھی اور احتشام اسے۔

میں ہاسپٹل بابا کی دیتھ کے بعد گئی تھی۔ تیسری دفعہ۔ وہاں پہ اس نے اپنی آخری سانسیں " میرے سامنے میرے ہاتھوں میں لیں۔ میں کچھ نا کرسکی۔ جانتے ہو میں نے اس دن اپنا سب کچھ کھودیا تھا۔ ارمان کا گھر چھوڑ کر آئی تو اماں مجھے ایکسیپٹ نہیں کررہی تھیں۔ انہیں میں جھوٹی

لگتی تھی جب میں اسے اپنی بہن کا قاتل کہتی تھی۔" کہہ کر وہ خاموش ہوئی۔احتشام اپنی جگہ سے تھوڑا سا سر کا اور اسکے گرد بایاں ہاتھ پھیلایا۔

اتنا سب اکیلے جھیل لیا؟ تم کب سے اتنی بہادر ہو گئی۔" وہ زخمی سا مسکرائی۔پھر ایک لمبا " سانس خارج کیا۔

" کوئی کندھا میسر نہیں تھا۔ "

"یہ کندھا آخری سانسوں تک میسر ہو گا۔ "

جانتے ہو مجھے لگتا تھا کہ آزمائش آتی ہے اور خودی چلی جاتی ہے لیکن یہ بہت کچھ سکھا کر جاتی " ہے۔اور میں نے سیکھا کہ آزمائش تو آئے گی۔سب پر آئے گی ہاں! نوعیت مختلف ہو سکتی ہے۔ سب کی آزمائش مختلف ہو سکتی ہے لیکن یہ آتی ضرور ہے۔اور یہ ہمیں اللہ پہ توکل کرنا سکھاتی ہے۔اور پھر اللہ نے ہی کہا ہے قرآن میں "وبشر الصابرین "اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیں۔

اب اگر ہم اس آزمائش میں صبر کریں گے تو اللہ کا انعام ہمارے لیے کیا ہوگا یہ تو قرآن میں بھی نہیں بتایا۔ بس یہ فرمایا کہ انہیں بشارت دے دو۔" وہ اب بھی آسمان کو ہی دیکھ رہی تھی

لاؤنج میں کافی شور تھا۔ آسیہ بیگم، ناہید، مسز حسن اور احتشام بیٹھے تھے۔ جب داخلی دروازے سے نور اندر آئی اور ایک پل کو ساکت ہوئی۔ سلام کر کے آگے بڑھنے لگی جب احتشام کے اشارے پہ آگے آتی ایک صوفے پہ بیٹھ گئی۔ مسز حسن پھر سے آسیہ بیگم اور ناہید سے باتوں میں مصروف ہو چکی تھیں جب تھوڑی دیر بعد آسیہ بیگم نے نور کو پکارا۔ وہ چونکی۔

" عجیب لگتا ہے لیکن کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ میں نے تم پر اپنے بھانجے کو فوقیت دی۔ میں نے تمہاری بات نہیں مانی کیونکہ مجھے یقین تھا تب کہ ارمان ایسا نہیں کر سکتا وہ مریم سے بہنوں

جیسا پیار کرتا ہے۔ لیکن میں غلط تھی۔ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے۔ تم مجھے معاف کر دو۔" وہ شرمندہ سی بول رہی تھیں۔ اسے بالکل اچھا نہیں لگا ان کا شرمندہ ہونا۔

" آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔ میں نے تو کوئی شکایت نہیں کی نا۔ آپ پلیز مجھے شرمندہ نا کریں یوں معافی مانگ کر۔" وہ بولی لہجہ نم تھا۔

" میری بچی۔" اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ نم آنکھوں سے مسکرائیں۔

وہ لوگ اسی پارک میں آئے تھے جہاں نورِ صباح کو ڈھونڈتے احتشام آیا تھا۔ اسی بینچ پہ بیٹھے وہ دونوں سامنے غروب ہوتے آسمان کو دیکھ رہے تھے۔ منظر بہت حسین تھا۔

" خوبصورت ہے نا؟" سامنے درخت کے پیچھے غروب ہوتے سورج کو دیکھتے وہ بولا۔ نور نے اسے دیکھا۔ گرے کلر کی شرٹ بلیک پینٹ پہنے سامنے دیکھ رہا تھا۔

" ہاں بہت۔۔۔" وہ مسکرایا۔

ایک بات تو بتاؤ ایس پی۔"کچھ یاد آنے پہ وہ بولی۔ "

ایک تو تم جب ایس پی بولتی ہو نا تو یہاں اترتی ہو۔"دل پہ ہاتھ رکھے وہ بولا تو نور مسکرا کر چہرہ " سامنے کر گئی۔اب وہ غروب ہوتے سورج کو دیکھ رہی تھی اور احتشام اسے۔ہمیشہ کی طرح۔

تم مجھے نورِ صباح کیوں کہتے ہو؟سب مجھے نور کہتے ہیں۔"اس نے اپنی طرف سے اہم سوال " کیا تھا۔

کیوں بھئی میں شوہر ہوں۔سب جو بھی کہیں میں کچھ یونیک کہوں گا۔"مزے سے کہتا وہ " سامنے دیکھنے لگا۔نور نے مصنوعی غصے سے اسے دیکھا۔

" ایس پی باز آ جاؤ ان حرکتوں سے۔پکا سسپینڈ ہو گے تم۔"

استغفرُللہ! پہلی بیوی ہو جو شوہر کی نوکری چھڑوانے کی دعائیں کر رہی ہو۔"اس نے اسے " شرم دلانے کی کوشش کی۔

اب تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔"کندھے آچکا کر کہتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ "

www.novelsclubb.com

ویسے تم کیا سننا چاہتی تھی؟"ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے وہ بولا۔ "

"کچھ نہیں۔ "

تو یہ سن لو کہ تم میری زندگی میں صبح کا نور بن کر آئی ہو۔ تمہیں سننا اچھا لگتا ہے مجھے۔"ایک " خوبصورت سی مسکراہٹ نور کے لبوں پہ آکر ٹھہر گئی تھی۔

اور یہ بھی کہ۔۔۔۔تمہارا ہر وقت کا لڑنا مجھے پسند ہے۔"اور مسکراہٹ اُڑی تھی۔ "

ایس پی اپنی حد میں رہو۔"غصے سے بولتی وہ باہر دیکھنے لگی۔ایک بار پھر ان کی لڑائی شروع ہو " گئی تھی جس کا اختتام محبت پہ ہونا تھا۔

آزمائشیں آتی ہیں زندگی میں اور وہ زندگی کا حصہ ہوتی ہیں زندگی نہیں۔اللہ پہ یقین رکھنے والا دل ہر آزمائش پہ سرخرو ہوتا ہے۔

(تمت بالخیر)

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: